

The daily Surathal Srinagar

e-paper: surathal.in
https://surathal.in

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

سرینگر

روزنامہ صورت حال

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO- 2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314 Vol: 17 Issue No: 280 Sunday 22 November 2026 - 11 Jamad Ul Thani 1448 Pages: 08 Price Rs0.50/-



Address: Chinar Shopping Complex
Batamaloo Srinagar
Contact: 9906528024

موسمی صورتحال کے مطابق سرمائی تعطیلات کا فیصلہ کیا جائے گا

اسکول ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، استعمال کر سکتے ہیں: وزیر تعلیم شمیمہ فردوس



انٹرنیٹ کے مسائل یا کلاس روم میں تدریسی طریقوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔

سرینگر، روزنامہ صورت حال

سرینگر، وزیر تعلیم شمیمہ فردوس نے ہفتہ کے روز کہا کہ ابتدائی جماعتوں کے لیے سرمائی تعطیلات کا اعلان موجودہ موسمی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا۔ یہ فیصلہ کابینہ کانفرنس کے صدر دفتر کے دورے کے دوران نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر تعلیم نے بتایا، ''حکومت موسمی صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے اور سرمائی تعطیلات کے حوالے سے مناسب وقت پر فیصلہ لیا جائے گا۔ ہمارے بچوں کی صحت اولین ترجیح ہے۔'' انہوں نے کہا کہ سرکاری اور نجی اسکولوں کے لیے اوقات کار میں کی گئی تبدیلی کو کافی سراہا گیا ہے۔ اسکولوں کی فیس اور اضافی چارجز سے متعلق شکایات پر وزیر تعلیم نے کہا کہ حکومت پہلے ہی ہدایات جاری کر چکی ہے کہ اسکول اضافی فیس وصول نہیں کر سکتے اور نہ ہی والدین کو اضافی کتابیں خریدنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ اسکولوں کو متعلقہ اخراجات، اضافی کتابوں یا دیگر سرگرمیوں کے نام پر والدین سے رقم وصول کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ہدایات کی خلاف ورزی کرنے والے تعلیمی اداروں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ وزیر تعلیم نے مزید کہا کہ نجی اسکول مجبور کردہ نصاب کے علاوہ طلبہ کو اضافی تعلیمی مواد فراہم کر سکتے ہیں، تاہم طلبہ اور والدین کو اضافی کتابیں خریدنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا، ''اسکول اضافی تعلیم فراہم کرنے کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، ویب پورٹلز یا دیگر متبادل طریقوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔''

ام ایل اے نظام الدین بھٹ کی امتحانی پرچوں کے افشا ہونے پر سخت تنقید، جوابدہی کا مطالبہ

بڈگام باندی پورہ سے کانگریس کے رکن اسمبلی نظام الدین بھٹ نے ہفتہ کے روز جموں و کشمیر میں امتحانی پرچوں کے مبینہ افشا ہونے کو ''ملک کی تعلیمی نظام کا کافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ان نوجوان امیدواروں کے لیے انتہائی افسوسناک صورتحال ہے جو سالہا سال امتحانات کی تیاری میں برسوں صرف کرتے ہیں اور جن کے دل خاندانی امیدیں کی کمائی اس تیاری پر خرچ کرتے ہیں۔ بڈگام میں پیٹھی اسمبلی نیوٹ آف فیشن ٹیکنالوجی (این آئی ایف ٹی) میں تیز رساں ایجنسی شمیر نیوز آبزرور (کے این او) سے گفتگو کرتے ہوئے نظام الدین بھٹ نے کہا، ''یہ انتہائی افسوسناک ہے کہ نوجوان امیدوار، جو برسوں محنت کرتے ہیں اور جن کے اہل خانہ ان کی تیاری پر اپنی جمع پونجی خرچ کرتے ہیں، انہیں اس طرح کے واقعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔''

گاندربل کے گاڈورہ عمر ہیر روڈ پر دو دن تک ٹریفک معطل رہے گا



سرینگر/گاندربل ضلع میں گاڈورہ عمر ہیر روڈ پر 21 اور 22 نومبر کو دو دن کے لئے گاڑیوں کی آمد و رفت معطل رہے گی تاکہ محکمہ تعمیرات، گاڈورہ میں تاریخی سنگ 50 کیلومیٹر طویل اسٹیل ٹرس گرڈر پل کی تعمیر میں آسانی ہو۔ گاندربل ڈپٹی کمشنر کے دفتر کی طرف سے جاری کردہ ایک سرکاری حکم کے مطابق، عارضی ٹریفک پابندیاں دونوں دن صبح 007 بجے سے شام 007 بجے تک نافذ رہیں گی تاکہ تعمیراتی کام کو محفوظ اور بلا خلل انجام دیا جا سکے۔ گاندربل کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (آر اے ایس) ڈویژن

قومی و بین الاقوامی خبریں

آبنائے ہرمز کے اوپر امریکی ایم کیو- 9 ڈرون مار گرایا گیا،

تہران، ایران: ایران کی سپاہ پاسداران انقلاب (آئی آر جی سی) نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی ایرو اسپیس فورس نے آبنائے ہرمز کے اوپر ایک جدید فضائی دفاعی نظام کا استعمال کرتے ہوئے امریکی فوج کے ایم کیو- 9 ڈرون کو مار گرایا ہے۔ یہ فضائی دفاعی نظام حال ہی میں نصب کیا گیا تھا۔ پریس ٹی وی X کی ایک رپورٹ کے مطابق، آئی آر جی سی کی جانب سے جاری کردہ بیان میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ 58واں ایم کیو- 9 ڈرون ہے جسے ایرانی افواج نے مار گرایا ہے۔

آئی آر جی سی نے جانکاری دی کہ ڈرون کو اس کی ایرو اسپیس فورس کے زیرِ انتظام ایک جدید فضائی دفاعی نظام کے ذریعے نشانہ بنا کر تباہ کیا گیا۔ تاہم، اس واقعے کے حالات و واقعات کے بارے میں کوئی تفصیلی معلومات فراہم نہیں کی گئی ہیں۔



ایرانی حکام کا مسلسل یہ موقف رہا ہے کہ وہ اس اسٹریٹجک لحاظ سے انتہائی اہم آبی گزرگاہ میں ہونے والی عسکری اور فضائی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں، اور ملک کی فضائی حدود کی کسی بھی خلاف ورزی کا بھرپور جواب دیں گے۔

ایم کیو- 9 ریپر ایک درمیانی بلندی پر اڑنے والا اور طویل وقت تک فضا میں رہنے کی صلاحیت رکھنے والا بغیر پائلٹ کا طیارہ (یو اے وی) ہے۔ امریکی فوج اسے انٹیلی جنس اکٹھا کرنے، نگرانی، جاسوسی اور مخصوص اہداف پر حملے کرنے کے لیے استعمال کرتی ہے۔

یہ تازہ ترین دعویٰ تہران اور واشنگٹن کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے تناظر میں سامنے آیا ہے، جبکہ ایرانی حکام نے کسی بھی نئی عسکری محاذ آرائی کے خلاف خبردار کیا ہے۔

جمعرات کے روز، آئی آر جی سی کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل حسین محبی نے کہا کہ ایران کسی بھی قسم کی عسکری صورتحال کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ایران نہ تو کسی طویل تنازعے کو قبول کرے گا اور نہ ہی کسی ایسی غیر یقینی کیفیت کو برداشت کرے گا جو نہ تو جنگ ہو اور نہ ہی امن۔ پریس ٹی وی X کی رپورٹ کے مطابق، محبی نے کہا، ہم ایسی صورتحال کو قبول نہیں کرتے جو نہ جنگ ہو اور نہ ہی امن۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس تنازعے کا فیصلہ یا تو میدانِ جنگ میں

یورینیم تنازع پر امریکہ ایران مذاکرات تعطل کا شکار، ثالثوں کا نئے فوجی تصادم کا انتباہ: رپورٹ



تہران: تہران کے افزودہ یورینیم کے ذخیرے سے متعلق اختلافات کی وجہ سے امریکہ اور ایران کے بیچ مذاکرات رک گئے ہیں، جب کہ ثالثوں نے خبردار کیا ہے کہ وہ مشرقِ وسطیٰ میں عسکری تصادم کی واپسی کو روکنے کی ضمانت نہیں دے سکتے۔

العربیہ انگلش نے ایک سینئر ذریعے کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ واشنگٹن ایران سے واضح روڈ میپ اور تحریری ضمانتوں پر اصرار کر رہا ہے کہ وہ اپنے افزودہ یورینیم کے ذخیرے کو ختم کر دے گا اور مستقبل میں یورینیم کی افزودگی دوبارہ شروع کرنے سے گریز کرے گا۔

تاہم، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ثالثوں کی جانب سے اختلافات کو دور کرنے کے لیے پیش کی گئی متعدد تجاویز کے باوجود دونوں فریق اس معاملے پر اپنے سخت موقف پر قائم ہیں۔

یہ سفارتی تعطل واشنگٹن اور تہران کے درمیان جاری کشیدگی کے دوران سامنے آیا ہے، جہاں دونوں ممالک ابھی تک ایران کے جوہری پروگرام کے مستقبل کے حوالے سے کسی مفاہمت پر نہیں پہنچ سکے ہیں۔

دریں اثنا امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دوٹوک اعلان کیا ہے کہ وہ جارج بش نہیں ہیں اور ایران کو کسی صورت جوہری ہتھیار حاصل نہیں کرنے دیں گے، جب کہ نائب صدر جے ڈی وینس نے خدشہ ظاہر کیا کہ جوہری طاقت بننے پر ایران اسے استعمال کر سکتا ہے۔

ٹرمپ نے بتایا کہ امریکہ کے پاس 4 ہزار، اس کے بعد روس دوسرے نمبر پر، جب کہ چین کے پاس 600 جوہری ہتھیار ہیں، تاہم چین دس سال میں امریکہ کے برابر پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے جوہری ہتھیاروں میں کمی کو بطور صدر ایک مشکل فیصلہ قرار دیا۔ مزید برآں، ٹرمپ نے انٹرنیشنل کرمنل کورٹ کو بے قابو قرار دیتے ہوئے کہا کہ چین نے بھی پہلی بار اس کی مذمت پر اتفاق کیا ہے، اور وہ خود تجارت کے ذریعے عالمی امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔

اس سے قبل، ایرانی وزیرِ خارجہ عباس عراقچی نے کہا تھا کہ تہران محض موجودہ سفارتی جمود کو ختم کرنے کے لیے واشنگٹن کے ساتھ کوئی معاہدہ قبول نہیں کرے گا، اور اس بات پر زور دیا کہ کسی بھی تصفیے میں ایران کے قومی مفادات کا تحفظ اور ایک اور فوجی تصادم سے بچاؤ کی ضمانت شامل ہونی چاہیے۔

الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق، ایک ایرانی سرکاری اخبار کو دیے گئے انٹرویو میں عراقچی نے کہا کہ ایران نہ جنگ، نہ امن کی صورت حال میں رہنے کے بجائے ایک اچھے، باوقار اور پائیدار معاہدے کا خواہاں ہے۔

واشنگٹن کے ساتھ کسی بھی ممکنہ مفاہمت کے پائیدار ہونے پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج کسی معاہدے تک پہنچنے کا کیا فائدہ اگر دو ماہ بعد اس کی خلاف ورزی کر دی جائے اور جنگ دوبارہ شروع ہو جائے؟

عراقچی نے یاد دلایا کہ جون کے جنگ بندی معاہدے کے محض 15 دن بعد ہی لڑائی دوبارہ شروع ہو گئی تھی، اور یہ دلیل دی کہ تہران موجودہ صورت حال سے بچنے کے لیے محض کوئی عارضی انتظام قبول نہیں کرے گا۔

جوہری معاملے پر ایرانی وزیرِ خارجہ نے کہا کہ تہران 60 فیصد تک افزودہ یورینیم کے اپنے ذخیرے پر مذاکرات کے لیے تیار ہے لیکن انہوں نے اس مواد کو ملک سے باہر منتقل کرنے کے امکان کو مسترد کر دیا۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یورینیم کی افزودگی پر ایک منصفانہ فارمولے تک پہنچا جا سکتا ہے، بشرطیکہ یہ ایک ایسے وسیع تر معاہدے کا حصہ ہو جو ایران کے قومی مفادات اور سلامتی کے خدشات کو دور کرے۔

عراقچی نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ تہران اور واشنگٹن نے قطر اور پاکستان سمیت ثالثوں کے ذریعے پیغامات اور تجاویز کا تبادلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سفارت کاری پر یقین رکھنے والے لوگ ہیں، اور ہمیں اب بھی سفارت کاری سے امید ہے۔

دریں اثنا، انہوں نے اس موقف پر زور دیا کہ اگر واشنگٹن ایران کی شرائط پوری کر دے تو تہران آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے لیے تیار ہے، اور اس بات کو اجاگر کیا کہ کسی بھی سفارتی تصفیے میں اس کے جوہری پروگرام، پابندیوں اور سلامتی کے خدشات کو حل کرنا ضروری ہے۔

پاک فوج کے سربراہ عاصم منیر نے دہشت گردی کے خاتمے کے عزم کا اعادہ کیا



اسلام آباد: پاکستان کے آرمی چیف فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے جمعہ کو صوبہ خیبر پختونخوا کے دورے کے دوران ملک سے دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے لیے سیکیورٹی فورسز کے عزم کا اعادہ کیا۔ فوج کے میڈیا ونگ نے ایک بیان میں کہا کہ منیر، جو چیف آف ڈیفنس فورسز (سی ڈی ایف) بھی ہیں، نے شمالی وزیرستان کے ضلع میران شاہ کا دورہ کیا۔

انٹر سروسز پبلک ریلیشنز (آئی ایس پی آر) نے ایک بیان میں کہا کہ انہوں نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ قریبی رابطہ کاری میں دہشت گردی کے خطرے کو فیصلہ کن طور پر ختم کرنے اور خیبر پختونخوا میں محنت سے حاصل ہونے والے امن و استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے سیکیورٹی فورسز کے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کیا۔

منیر نے خیبر پختونخوا پولیس کی بھی تعریف کی اور دہشت گردی اور فتنہ الخوارج کے خلاف جنگ میں ان کے صبر، حوصلے اور قربانیوں پر فخر کا اظہار کیا۔

پاکستان کی وفاقی حکومت کالعدم تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کو بیان کرنے کے لیے فتنہ الخوارج کی اصطلاح استعمال کرتی ہے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق دورے کے دوران سی ڈی ایف منیر کو سیکیورٹی کی موجودہ صورتحال، انٹیلی جنس کی بنیاد پر جاری آپریشنز اور انسداد دہشت گردی کی مسلسل کوششوں سے حاصل ہونے والی کامیابیوں کو مستحکم کرنے کے لیے کیے جانے والے اقدامات پر بریفنگ دی گئی۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ منیر نے افسران اور اہلکاروں سے بھی بات چیت کی اور ان کی اعلیٰ سطح کی تیاری، پیشہ ورانہ مہارت اور غیر متزلزل عزم کو سراہا۔

پاکستان کے دو صوبوں خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں سیکیورٹی فورسز مسلسل انسداد دہشت گردی کی کارروائیاں کر رہی ہیں۔ یہ دونوں صوبے دہشت گردی کی کارروائیوں سے خاصے متاثر ہوئے ہیں۔

آئی ایس پی آر نے ہفتے کے روز اطلاع دی کہ خیبر پختونخوا کے بلوچستان اور شمالی وزیرستان میں انٹیلی جنس پر مبنی کارروائیوں میں ایک میجر سمیت چار سیکیورٹی اہلکار ہلاک اور 24 دہشت گرد مارے گئے۔ مزید برآں، گزشتہ ہفتے خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں کی گئی کارروائیوں میں 74 دہشت گرد مارے گئے۔

کوئی اضافی فیس نہیں اور نہ ہی کوئی نجی اسکول اضافی کتابیں خریدنے پر والدین کو مجبور کر سکتا ہے، وزیر تعلیم شمیم فردوس

سرینگر (پرویز الدین): جموں و کشمیر کی وزیر تعلیم شمیم فردوس نے کہا کہ ابتدائی جماعتوں کی سرمائی تعطیلات کا اعلان موجودہ موسمی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا۔ نیشنل کانفرنس کے صدر دفتر میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے شمیم فردوس نے کہا کہ حکومت مسلسل موسمی صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے اور مناسب وقت پر سرمائی تعطیلات کے حوالے سے کوئی فیصلہ لیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کی صحت اولین ترجیح ہے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت پہلے ہی سرکاری اور نجی اسکولوں کے اوقات میں تبدیلی کر چکی ہے جس کی لوگوں خاص کر والدین کی جانب سے پزیرائی مل رہی ہے۔ فیس کے معاملے پر وزیر موصوف نے کہا کہ والدین کی جانب سے اضافی فیس کے حوالے سے کافی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ شمیم فردوس نے کہا کہ کوئی بھی نجی اسکول اضافی فیس نہیں لے سکتا ہے اور نہ ہی زبردستی کتابوں کا بوجھ بچوں کے کاندھوں پر ڈال سکتا ہے۔

اسکولوں کی فیس اور اضافی چارجز سے متعلق شکایات پر وزیر موصوفہ نے کہا کہ حکومت پہلے ہی واضح ہدایت دے چکی ہے کہ نجی اسکول اضافی فیس وصول نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ہی اضافی کتابیں خریدنے پر والدین کو مجبور کر سکتے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ متفرق اخراجات، اضافی چارجز، اضافی کتابیں یا دیگر سرگرمیوں کے نام پر والدین سے رقم وصولنے کی اجازت نہیں ہوگی اور ہدایات پر عمل نہ کرنے اور خلاف ورزی کرنے والے اسکولوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ وزیر تعلیم نے مزید کہا کہ نجی اسکولوں کی تجویز کردہ نصاب کے علاوہ اضافی تعلیمی مواد فراہم کر سکتے ہیں البتہ وہ والدین یا بچوں کو اضافی کتابیں خریدنے پر مجبور نہیں کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسکول انتظامیہ اضافی تعلیم فراہم کرنے کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، انٹرنیٹ وسائل یا

وزیر جنگلات محمد الطاف کالو کی جانب سے ڈی پی ایس سنگم میں شجر کاری مہم کا انعقاد



اننت ناگ: (فیاض لولو) وزیر برائے جنگلات و دیہی ترقی محمد الطاف کلو نے جمعہ کے روز اننت ناگ کے سنگم علاقے میں واقع دہلی پبلک اسکول میں شجر کاری مہم کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر انہوں نے مختلف اقسام کے پودے لگا کر ماحولیات کے تحفظ اور سرسبز و شاداب ماحول کو فروغ دینے کی اہمیت پر زور دیا۔ وزیر موصوف نے اسکول کے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ شجر کاری مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے اردگرد زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر ماحول کو صاف، صحت مند اور خوشگوار بنانے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وزیر محمد الطاف کلو نے کہا کہ درخت اور پودے قدرتی ماحول کا ایک اہم حصہ ہیں اور ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے میں ان کا بنیادی کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں ماحولیاتی آلودگی، موسمیاتی تبدیلیوں اور قدرتی وسائل کو درپیش چیلنجز کے پیش نظر شجر کاری کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ایسے حالات میں ہر شہری بالخصوص نوجوان نسل کو ماحولیات کے تحفظ کے لیے اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔

وزیر نے کہا کہ شجر کاری صرف پودے لگانے تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ لگائے گئے پودوں کی مناسب دیکھ بھال، آبیاری اور حفاظت کو بھی یقینی بنانا ضروری ہے تاکہ یہ پودے مستقبل میں تناور درخت بن کر ماحول کو صاف رکھنے اور قدرتی خوبصورتی میں اضافے کا ذریعہ بن سکیں۔

انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اپنے گھروں، اسکولوں اور آس پاس کے علاقوں میں زیادہ سے زیادہ پودے لگانے کی روایت کو فروغ دیں اور دوسروں کو بھی اس نیک مقصد میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر آج کی نوجوان نسل قدرتی ماحول کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے تحفظ کے

سندھ طاس معاہدے پر بھارت کے مؤقف میں کوئی تبدیلی نہیں، پاکستانی وزیر کے دہلی دورے پر وزارت خارجہ کی وضاحت

نئی دہلی: پاکستانی وزیر مصدق ملک کے ایس سی او (شنگھائی تعاون تنظیم) سولائزیشنل ڈائیلاگ فورم میں شرکت کے لیے دورہ دہلی کے دوران بھارتی وزارت خارجہ نے جمعہ کے روز کہا کہ سندھ طاس معاہدے پر بھارت کا مؤقف انتہائی واضح ہے اور اس میں بالکل کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔

مصدق ملک جمعہ کی صبح سویرے نئی دہلی پہنچے اور شام کو تین روزہ فورم کے افتتاحی دن کی تقریب میں شرکت کی۔ تاریخی پرانا قلعہ میں بھارت کی میزبانی میں منعقد ہونے والی اس تقریب کا افتتاح وزیر اعظم نریندر مودی نے کیا۔

بھارت نے 28 اکتوبر کو اعلان کیا تھا کہ قائم شدہ روایت کے مطابق پاکستان سمیت ایس سی او کے تمام رکن ممالک کو دعوت نامے بھیجے گئے ہیں۔

گزشتہ سال آپریشن سندور کے بعد سات سے دس مئی تک ہونے والی فوجی جھڑپوں کے بعد غالباً یہ پہلا موقع ہے جب نئی دہلی نے کسی پاکستانی وزیر کو بھارت میں کسی تقریب میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ پاکستان نے 14 نومبر کو اعلان کیا تھا کہ اس کے وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی مصدق ملک اس فورم میں شرکت کریں گے۔

اپنی دو ہفتہ وار میڈیا بریفنگ کے دوران وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال سے پوچھا گیا کہ نئی دہلی بھارت کی میزبانی میں ہونے والے اس فورم میں مصدق ملک کی شرکت کو کس نظر سے دیکھتا ہے، خاص طور پر اس لیے کہ ان کے پاس ثقافت کا قلمدان نہیں ہے اور مبینہ طور پر انہوں نے سندھ طاس معاہدے پر بیانات بھی دیے ہیں۔

جیسوال نے کہا کہ جہاں تک سندھ طاس معاہدے کا تعلق ہے، ہم نے اپنا مؤقف

امرتسر میں کشمیری نوجوان کی ہلاکت: محبوبہ مفتی کا امت شاہ سے مکمل تحقیقات کا مطالبہ

سرینگر: پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے آج مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور پنجاب پولیس کے سربراہ (ڈی جی پی) سے اپیل کی کہ وہ پنجاب کے شہر امرتسر میں کشمیری نوجوان کی ہلاکت کے معاملے کی مقررہ وقت کے اندر غیر جانبدارانہ تحقیقات کو یقینی بنائیں۔

سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری اپنے بیان میں محبوبہ مفتی نے بتایا کہ جنوبی کشمیر کے علاقے کوکرناگ (بلپورہ) سے تعلق رکھنے والے 27 سالہ محنت کش اعجاز احمد ڈار 23 ستمبر کو لاپتہ ہو گئے تھے۔ طویل تلاش کے بعد ان کی لاش امرتسر سے برآمد ہوئی۔ میڈیکل رپورٹس اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ نوجوان کو قتل کیا گیا تھا۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ اگرچہ پولیس نے اس کیس میں اب تک دو افراد کو گرفتار کیا ہے، لیکن تفتیش کی رفتار سست ہونے کے باعث متاثرہ خاندان تاحال انصاف کا منتظر ہے۔

انہوں نے وزارتِ داخلہ اور ڈی جی پی پنجاب کو مخاطب کرتے ہوئے زور دیا کہ اس بہیمانہ قتل میں ملوث تمام مجرموں کی فوری نشاندہی کر کے انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے۔

محبوبہ مفتی نے حال ہی میں متاثرہ خاندان سے ملاقات کر کے ان سے تعزیت کی اور یہ معاملہ پنجاب حکومت کے سامنے بھی اٹھایا۔

واضح رہے کہ بلپورہ کوکرناگ کے رہائشی اعجاز احمد ڈار روزی روٹی کمانے کی غرض سے پنجاب گئے تھے، جہاں ستمبر کے آخری ہفتے میں وہ پراسرار طور پر لاپتہ ہو گئے۔ کئی ہفتوں کی تلاش کے بعد امرتسر کے ایک علاقے سے ان کی لاش برآمد ہوئی۔ لواحقین کا الزام ہے کہ قتل کے بعد ان کے چہرے کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

اعجاز اپنے والدین کا اکلوتا سہارا اور سات بہنوں کا واحد بھائی تھا۔ اس دلخراش واقعے کے بعد کوکرناگ میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے اور مقامی لوگوں نے احتجاج کرتے ہوئے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دینے اور متاثرہ غریب خاندان کو مالی معاوضہ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

موجودہ صورتحال سے نکلنے کی خاطر ہر معاہدہ قابل قبول نہیں، ایران نے امریکہ کے ساتھ معاہدے کے لیے شرائط پیش کر دیے

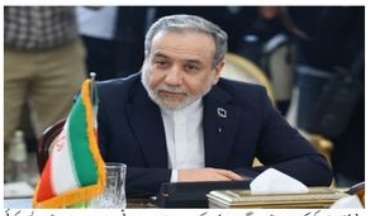

تہران، ایران: ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے جمعرات (مقامی وقت کے مطابق) کو کہا کہ تہران، واشنگٹن کے ساتھ کوئی ایسا معاہدہ قبول نہیں کرے گا جس کا مقصد محض موجودہ تعطل کو ختم کرنا ہو۔ انہوں نے زور دیا کہ کسی بھی معاہدے میں ایران کے قومی مفادات کا تحفظ ہونا لازمی ہے اور اس بات کی ضمانت ملنی چاہیے کہ مستقبل میں تنازع دوبارہ سر نہیں اٹھائے گا۔ الجزیرہ کی ایک رپورٹ کے مطابق، ایران کے سرکاری اخبار کو دیے گئے ایک انٹرویو میں عراقچی نے کہا کہ تہران موجودہ "نہ جنگ، نہ امن" کی کیفیت میں رہنے کے بجائے ایک "اچھے، باعزت اور پائیدار معاہدے" کا خواہاں ہے۔

واشنگٹن کے ساتھ کسی بھی ممکنہ معاہدے کے پائیدار ہونے پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے پوچھا، "آج معاہدہ کرنے کا کیا فائدہ اگر دو ماہ بعد ہی اس کی خلاف ورزی کر دی جائے اور دوبارہ جنگ چھڑ جائے؟" عراقچی نے نشاندہی کی کہ جون میں جنگ بندی کے معاہدے کے محض 15 دن بعد ہی حملے دوبارہ شروع ہو گئے تھے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تہران موجودہ حالات سے بچنے کے لیے کوئی بھی معاہدہ قبول نہیں کرے گا، اور مزید کہا کہ "موجودہ صورتحال سے نکلنے کی خاطر ہر معاہدہ قبول کرنے کے لائق نہیں ہوتا۔"

ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ کسی بھی معاہدے میں مزید تنازعات کو روکنے کی صلاحیت ہونی چاہیے اور اس میں ایسی کوئی رعایت شامل نہیں ہونی چاہیے جسے واشنگٹن اپنی فتح کے طور پر پیش کر سکے۔

ایٹمی مسئلے کے حوالے سے، عراقچی نے اشارہ دیا کہ ایران 60 فیصد تک افزودہ یورینیم کے ذخائر کے معاملے کو مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کے لیے تیار ہے، تاہم انہوں نے اس مواد کو ملک سے باہر منتقل کرنے کے امکان کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے تجویز دی کہ ایران کی ایٹمی افزودگی کے لیے ایک "منصفانہ" فارمولا وضع کیا جا سکتا ہے، لیکن ساتھ ہی اس بات پر زور دیا کہ اس مسئلے کو دیگر مطالبات سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک ایسے جامع معاہدے کا حصہ ہونا چاہیے جو ایران کے قومی مفادات کا تحفظ کرے۔

عراقچی نے بتایا کہ ثالثوں نے ایران کے افزودہ یورینیم کے ذخائر کے حوالے سے کئی تجاویز پیش کی ہیں، تاہم انہوں نے واضح کیا کہ ایٹمی افزودگی کے معاملے کو زیر بحث دیگر معاملات سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایران کے سرکاری ایٹمی نظریے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے، اگرچہ ماہرین اس موضوع پر مسلسل غور و خوض کر رہے ہیں۔ فیصلہ سازی کے عمل کے حوالے سے، عراقچی نے وضاحت کی کہ ایران کی سپریم نیشنل سیکیورٹی کونسل کی مذاکراتی کمیٹی مجوزہ معاہدوں کا جائزہ لے گی، جس کے بعد کونسل انہیں حتمی منظوری دے گی۔ واشنگٹن کے ساتھ سفارتی رابطوں

نمک ملا نیم گرم پانی پینے کے فوائد، صحت پر کیا اثرات پڑتے ہیں؟

ڈاکٹر سلیم

بعض افراد دن کا آغاز نیم گرم پانی میں نمک ملا کر کرتے ہیں۔ اس گھریلو طریقے کو وزن کم کرنے، نظام ہاضمہ بہتر بنانے اور جسم میں پانی کی کمی دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ بعض لوگ اسے گلے کی خراش اور زکام سے ہونے والی تکلیف میں بھی مفید سمجھتے ہیں۔ انسانی جسم کو اعصاب، عضلات اور دیگر اہم افعال درست انداز میں انجام دینے کے لیے سوڈیم، پوٹاشیم، کیلشیم اور میگنیشیم جیسے الیکٹرولائٹس کی ضرورت ہوتی ہے۔ پانی میں نمک شامل کرنے کے حامیوں کے مطابق اس سے جسم میں الیکٹرولائٹس کا توازن برقرار رکھنے اور ہائیڈریشن میں مدد مل سکتی ہے۔

جسم میں پانی اور الیکٹرولائٹس کا توازن

پانی پورے جسم میں پانی کی کمی پوری کرنے کا بنیادی ذریعہ ہے۔ نمک میں موجود سوڈیم جسم کے سیال ماحول کے توازن میں کردار ادا کرتا ہے، جبکہ مختلف الیکٹرولائٹس عضلات اور اعصابی نظام کے معمول کے افعال کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔ تاہم جسم میں ان اجزا کی مقدار متوازن رہنا بھی اتنا ہی اہم ہے۔

نظام ہاضمہ پر ممکنہ اثرات

بعض ماہرین کے مطابق نمک ملا پانی ہاضمے سے متعلق رطوبتوں کے اخراج میں مدد دے سکتا ہے، جس سے خوراک کے ٹوٹنے اور غذائی اجزا کے جذب ہونے کے عمل پر اثر پڑ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے معدے کی تیزابیت پانی اثچ کے توازن سے بھی جوڑا جاتا ہے، تاہم ان فوائد کے لیے مضبوط سائنسی شواہد محدود ہیں۔

گلے اور سانس کی تکلیف

گرم نمکین پانی سے غرارے کرنا گلے کی خراش اور جلن میں عارضی آرام دینے کا ایک معروف گھریلو طریقہ ہے۔ اس سے گلے میں موجود بلغم صاف کرنے اور سوزش کی تکلیف کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

ذہنی تناؤ اور جلد سے متعلق دعوے

نمکین پانی میں موجود معدنیات، بالخصوص میگنیشیم کو اعصابی نظام پر پرسکون اثرات سے منسلک کیا جاتا ہے، جبکہ بعض دعووں کے مطابق یہ ذہنی سکون اور جلد کی صحت کے لیے بھی مفید ہو سکتا ہے۔ اسی طرح پانی کی مناسب مقدار جسم کو ہائیڈریٹ رکھنے میں مدد دیتی ہے، جو جلد کی عمومی صحت کے لیے اہم ہے۔ ماہرین کے مطابق نمک کا زیادہ استعمال صحت کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ خصوصاً بلند فشارِ خون یا اس سے متعلق مسائل کا سامنا کرنے والے افراد کو نمک کی اضافی مقدار استعمال کرنے سے پہلے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیے۔ جسم میں پانی اور الیکٹرولائٹس کا توازن برقرار رکھنے کے لیے عام طور پر سادہ پانی اور متوازن غذا کافی ہوتی ہے۔

کردن کی چربی دل کے امراض کی پیشگوئی میں اہم؟

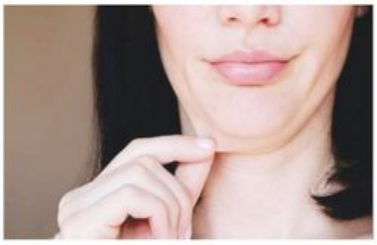

ڈاکٹر مبشر خان

طبی دنیا میں یہ بات طویل عرصے سے مانی جاتی رہی ہے کہ جسم کا زیادہ وزن اور موٹاپا امراضِ قلب کا سبب بنتا ہے۔ تاہم حالیہ کئی تحقیقات نے جسم کے وزن یا روایتی پیمانے باڈی ماس انڈیکس (BMI) کے ساتھ ساتھ جسم کے مخصوص حصوں پر چربی کے جمع ہونے کو دل کی بیماریوں کے لیے زیادہ بڑا خطرہ قرار دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق روایتی پیمانے آئی صرف قد اور وزن کا تناسب بتاتا ہے لیکن یہ نہیں بتاتا کہ جسم میں چربی کہاں جمع ہے (مثلاً پیٹ، کمر یا گردن کے پاس)۔ یہی وجہ ہے کہ بظاہر نارمل وزن والے افراد میں بھی پوشیدہ چربی دل کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔ گردن کے گرد غیر معمولی چربی کا جمع ہونا خون کی نالیوں میں تختی اور دل کے دورے کے خطرات سے براہِ راست جڑا ہوا ہے۔ بالخصوص گردن کا غیر جسم کے باقی حصے میں چربی کے خارج کی بکاری کرتا ہے۔ طبی شواہد بتاتے ہیں کہ پیٹ یا گردن کے اردگرد پائی جانے والی چربی جسم کے اندرونی اعضاء اور میٹابولزم کو زیادہ متاثر کرتی ہے، جس سے کولیسٹرول اور بلڈ پریشر کے مسائل جنم لیتے ہیں۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ صرف وزن پر انحصار کرنے کے بجائے کمر اور گردن کے ناپ جیسے آسان اور عملی طریقوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دل کے امراض کے خطرات کو قبل از وقت بھانپا جا سکتا ہے۔

روزانہ کافی پینے سے ڈیمنشیا کے خطرات میں کمی ہو سکتی ہے، تحقیق

ڈاکٹر وجیہا بیگ

امریکن فزیالوجیکل سوسائٹی کے تحت 43 سال تک جاری رہنے والی ایک طویل ترین تحقیق کے نتائج میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ معتدل مقدار میں کیفین والی کافی پینے سے دماغی صحت پر انتہائی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ محققین نے دیکھا کہ جو افراد باقاعدگی سے کیفین والی کافی کا استعمال کرتے ہیں، ان میں ڈیمنشیا (نسیان یا یادداشت کی شدید کمزوری) لاحق ہونے کی شرح بہت کم دیکھی گئی۔ باقاعدگی سے کافی پینے والوں میں سالانہ ڈیمنشیا کے 141 کیسز فی لاکھ افراد رپورٹ کیے گئے، جبکہ کافی نہ پینے والے افراد میں یہ شرح 330 کیسز فی لاکھ سالانہ تھی۔ تحقیق کے مطابق روزانہ 2 سے 3 کپ کیفین والی کافی پینا دماغی کارکردگی اور یادداشت کے تحفظ کے لیے سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوا۔ البتہ اس سے زیادہ مقدار پینے سے کوئی اضافی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کافی کے فوائد ہر فرد کے لیے یکساں ظاہر ہوئے، خواہ ان کی جینیاتی بناوٹ یا جینیاتی ساخت کی وجہ سے انہیں ڈیمنشیا لاحق ہونے کا خطرہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بغیر کیفین والی کافی (Decaf Coffee) میں اس طرح کے حفاظتی اثرات نہیں دیکھے گئے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں کیفین کا پایا جانا فائدہ بخش ہے۔ کافی کے ساتھ ساتھ تحقیق میں چائے کے استعمال کو بھی بہتر دماغی صحت سے جڑا ہوا پایا گیا، جہاں روزانہ 1 سے 2 کپ چائے پینے والے افراد میں بھی اچھے نتائج دیکھے گئے۔



فائبر کی کمی آنتوں کے لیے نقصان دہ کیوں ہو سکتی ہے؟

ڈاکٹر شمس الحق

ایک حالیہ تحقیق کے مطابق ماہرین نے یہ انکشاف کیا ہے کہ پودوں پر مبنی غذاؤں کے فوائد صرف فائبر تک محدود نہیں ہیں، بلکہ پودوں میں موجود بعض نظر انداز شدہ پروٹین بھی معدے کے بائکر بونیم کو متوازن رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ نتائج سے شائع ہونیوالے سائنسی جریدے پرسیڈنگز آف دی نیشنل اکیڈمی آف سائنسز کے مطابق تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جب آنتوں کے بیکٹیریا کو خوراک کے طور پر فائبر نہیں ملتا تو وہ زندہ رہنے کے لیے آنتوں کی اندرونی حفاظتی میوکس والی تہہ کو کھانا شروع کر دیتے ہیں، جس سے نقصان دہ مرکبات پیدا ہوتے ہیں جو پروٹین بھی پائے جاتے ہیں، جو نظم ہونے بغیر آنتوں تک پہنچتے ہیں۔ یہ پروٹین فائبر کے ساتھ مل کر بیکٹیریا کو نقصان دہ مادے پیدا کرنے سے روکتے ہیں اور صحت بخش مرکبات کی پیداوار کو فروغ دیتے ہیں۔ فائبر اور پودوں کے یہ پروٹین جب بیکٹیریا کے ذریعے ہضم ہوتے ہیں تو ایسے فیٹول (میٹابولائٹس) پیدا کرتے ہیں، جو جسم کے وزن اور آنتوں کی صحت کے لیے اچھے ہوتے ہیں، جبکہ اس کے برعکس فائبر کی غیر موجودگی میں بننے والے مرکبات کینسر اور گردے کے امراض کے لیے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔ کچھ میٹابولزم میں شامل ہونے والی ایک اور متعلقہ تحقیق میں یہ تیران کن انکشاف بھی سامنے آیا کہ بہت سے ایسے کیمیائی مرکبات (جیسے انڈول اور فینول) جو اب تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ صرف معدے کے بیکٹیریا بناتے ہیں، انہیں انسانی جسم کے خلیات خود بھی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

بڑھتی عمر کے ساتھ مونگ پھلی کھانے کے یہ فوائد جانتے ہیں؟

ڈاکٹر مریم

ایک سائنسی تحقیق سے بات سامنے آئی ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر مونگ پھلی کھانے سے دماغ میں انسولین کے ردِعمل میں بہتری آتی ہے، جو خصوصاً بڑھتی عمر کے افراد کے لیے فائدے مند ثابت ہو سکتی ہے۔ ماسٹرخت یونیورسٹی میڈیکل سینٹر کے ماہرین نے 16 ہفتوں تک شرکا کو روزانہ 60 گرام بھنی ہوئی (چھلکے والی اور بغیر نمک کی) مونگ پھلی کھلائی اور پھر اس کے نتائج کا موازنہ اس عرصے سے کیا جب انہوں نے مونگ پھلی کا استعمال نہیں کیا تھا۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ دماغ کے دائیں طرف (Right Hemisphere) اور خاص طور پر ہپوکیمپس (Hippocampus) کے گرد و نواح میں کنٹرول کرتے ہیں۔ دماغ میں انسولین نیورونز کے باہمی مواصلات، یادداشت اور سیکھنے کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بڑھتی عمر کے ساتھ دماغ کی انسولین کو قبول کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے جو کہ نسیان کی بنیادی وجہ بنتی ہے۔ سال 2025 میں اسی نیم کی کلینیکل نیوریشن میں شائع شدہ تحقیق سے بھی یہ ثابت ہوا تھا کہ 16 ہفتوں کے اس خوراکی مثل سے دماغ کو خون کی مجموعی فراہمی میں 6.3 فیصد اضافہ ہوا تھا اور فلوئنی یادداشت (Verbal Memory) 8.5 فیصد بہتر ہوئی تھی۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ مونگ پھلی میں موجود فیریر میرشدہ پولیفینولز، فائبر، وٹامن مغنزز اور ایل-ارجینین ☒ نائی ایمینو ایسڈ مل کر نائٹرک آکسائیڈ بناتے ہیں، جو رگوں کی صحت اور خون کے بہاؤ کو بہتر بناتا ہے۔



انسولین کے لیے ردِعمل بہتر ہوا، یہ وہ تمام تر | حصات ہیں جو یادداشت اور سیکھنے کے عمل کو

کھانے کی ترتیب بھی خون میں شوگر کی سطح پر اثر انداز ہوتی ہے: تحقیق



ڈاکٹر مسرور وانی
(ماہر غذائیت، سکن کیئر اور ہیلتھ کوچ)

غذائی عادات میں ایک معمولی تبدیلی خون میں شوگر کی سطح کو کنٹرول کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے، تاہم ماہرین عادات میں اس معمولی تبدیلی کے ساتھ ساتھ احتیاط برتنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ویب سائٹ ’گاکس نیوز‘ پر جریدے Diabetes کے حوالے سے شائع ہونے والی ایک تحقیق میں یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جن چوہوں کو گلوکوز (ایک سادہ شکر جسے جسم توانائی حاصل کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے)، دینے سے 15 منٹ پہلے زیتون کا تیل دیا گیا، ان میں خون میں شوگر کی سطح میں ابتدائی اضافہ بھی چوہوں کے مقابلے میں کم دیکھا گیا جنہیں نے پہلے گلوکوز کھایا یا صرف گلوکوز ہی استعمال کیا۔ محققین نے نیبی اثر ٹائپ ٹو ذیابیطس کے شکار ان چوہوں میں بھی دیکھا جو انسولین کی شدید کمی کا شکار ہیں۔

کھانے کی ترتیب کی اہمیت

محققین نے غذائی پختگی کی دیگر اقسام کا بھی تجربہ کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رجحان شاید صرف زیتون کے تیل تک ہی محدود نہیں ہے۔ یہ تجربہ ان وجوہات کے بارے میں اشارے فراہم کرتا ہے جن کی بنا پر کھانے کی ترتیب اہمیت رکھتی ہے۔ کیڈیو یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والے اس تحقیق کے مرکزی محقق ڈاکٹر ڈیسوکی یاما نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ہمارے نتائج اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ غذائی اجزاء کے آنتوں تک پہنچنے کی ترتیب ایک مربوط ردِعمل کو متحرک کر سکتی ہے جس میں ہارمونز اور اعصاب شامل ہوتے ہیں۔ یہ معدے سے آنتوں میں گلوکوز کی منتقلی کی رفتار کو تبدیل کر دیتی ہے۔

شکر سے پہلے چکنائی

چنانچہ جب چوہوں کو شکر سے پہلے چکنائی دی گئی تو ان کے معدے سے خوراک کو سست رفتاری سے آنتوں میں منتقل کیا جس کے نتیجے میں پہلے مرحلے میں خون میں شوگر کی سطح میں کم شدت کے ساتھ اضافہ ہوا۔ محققین نے یہ بھی دریافت کیا کہ پہلے چکنائی کھانے سے دو ہارمونز جنہیں گلوکاگون (Glucagon) اور GLP-1 کی سطح میں جلد اضافہ ہوا۔ اگر چہ گلوکاگون عام طور پر خون میں شوگر کی سطح بڑھانے کے کردار کے لیے جانا جاتا ہے لیکن محققین نے پایا کہ یہ دونوں ہارمونز بظاہر مل کر گلوکوز کے اضافے کو روکنے میں مدد دیتے ہیں۔

ایک پرکشش انتخاب

ڈاکٹر یاما نے نشاندہی کی کہ ان کی ٹیم کی تحقیق ایک ایسے عملی طریقے پر مبنی ہے جس پر افراد عمل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ کھانے کی ترتیب کا طریقہ ایک پرکشش انتخاب ہے کیونکہ یہ لوگوں سے پورے کے پورے غذائی گروپس سے پرہیز کرنے کا مطالبہ کرنے کے بجائے محض کھانا کھانے کے طریقے کو تبدیل کرنے پر انحصار کرتا ہے۔

سبزیاں یا پروٹین

ہم محققین نے انسانوں پر کھانے کی ترتیب کے اثرات کو جانچنے کے لیے مزید مطالعات کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ شکاگو کی ماہر غذائیت اور پلانٹ فارورڈ آف نیڈ ریشن کی بانی ہماچودری نے تجویز کیا کہ سبزیوں سے کھانے کی ترتیب کا آغاز کرنا ایک آسان طریقہ ہو سکتا ہے۔ یہ تحقیق چوہوں پر کی گئی تھی، انسانوں میں خون دار کیا کہ یہ نتائج حاصل ہونے کا مضروطہ قائم نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ انسانوں پر کی سابق تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ کاربوہائیڈریٹس سے پہلے سبزیاں یا پروٹین کھانے سے بھی کھانے کے بعد خون میں شوگر کی سطح کو کنٹرول کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ خاص طور پر زیتون کے تیل کے حوالے سے بھی مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

متوازن غذائیں

انہوں نے مزید کہا کہ اس کا نچوڑ یہ نہیں ہے کہ ہر کسی کو کھانے سے پہلے زیتون کا تیل پینا شروع کر دینا چاہیے۔ زیتون کے تیل کو کسی غذائی سپلیمنٹ یا فوری حل کے طور پر لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چودھری نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے یہ بھی کہا کہ سب سے اہم پیغام ایسی متوازن غذاؤں کی تیاری پر توجہ مرکوز کرنا ہے جن میں قدرتی طور پر صحت مند پختگی، پروٹین، فائبر اور کاربوہائیڈریٹس شامل ہوں۔ واضح رہے تحقیق میں شامل چوہوں کو رات بھر بھوکا رکھا گیا تھا اور پھر انہیں 15 منٹ کے وقفے سے الگ الگ زیتون کا تیل اور گلوکوز دیا گیا جو انسانوں کے عام متوازن کھانے سے مختلف ہے۔

زیتون کے تیل والا سلاد

ہما چودری نے پاستا کی پلیٹ سے پہلے زیتون کے تیل میں بنا ہرا سلاد کھانے یا شام میں ٹوسٹ کے ساتھ انڈے کھانے کی تجویز دی۔ انہوں نے واضح کیا کہ کھانوں کی ترتیب کے لیے ضروری نہیں کہ ان کے درمیان مخصوص اوقات کا وقفہ رکھا جائے۔ مثال کے طور پر رات کے کھانے میں انسان زیتون کے تیل میں بنے سلاد سے آغاز کر سکتا ہے اور پھر مرغی اور پاستا کیلئے سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھانی جانے والی غذاؤں کے مجموعی معیار اور توازن کے ساتھ ساتھ کھانے کی ترتیب بھی خون میں شوگر کی سطح پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

حمل کے دوران اکثر خواتین بیمار کیوں رہتی ہیں؟



ڈاکٹر مریم

حمل کے دوران اکثر خواتین کو مختلف بیماریوں اور طبی پیچیدگیوں کا سامنا کیوں رہتا ہے؟ اس پر ماہرِ امراضِ نسواں نے اس کی وجہ بیان کی ہے، ان کا کہنا ہے کہ اس کی مدد سے وہ مؤثر علاج تلاش کرنے کے قریب پہنچ جائیں گے۔ حمل کے دوران جن متعدد اور تکلیف دہ طبی شکایات کا خواتین کو سامنا ہوتا ہے، تاہم ان کے علاوہ بھی اکثر خواتین کو دیگر طبی پیچیدگیوں کا سامنا رہتا ہے جن میں ذیابیطس یا شوگر بھی شامل ہے۔ پہلے ہی سے بیمار ہونے والے ہارمونز کی وجہ سے حاملہ خواتین کو بھی اسی طرح کے مسائل کا سامنا ہوتا ہے، جن میں سے کچھ کا تعلق براہِ راست حمل سے ہوتا ہے۔ ان میں ذیابیطس، بلڈ پریشر اور تھائیرائیڈ کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی اقسام

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی دو اقسام ہیں، ایک وہ جو حمل سے پہلے ہی موجود ہوتی ہیں اور دوسری وہ جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔

حمل کے دوران ذیابیطس

حمل کے دوران ذیابیطس کی دو اقسام ہیں، ایک وہ جو حمل سے پہلے ہی موجود ہوتی ہیں اور دوسری وہ جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔

حمل کے دوران بلڈ پریشر

حمل کے دوران بلڈ پریشر کی دو اقسام ہیں، ایک وہ جو حمل سے پہلے ہی موجود ہوتی ہیں اور دوسری وہ جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی وجوہات

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی وجوہات میں ہارمونز کی تبدیلی، مدافعتی نظام کی کمزوری، اور جینیاتی عوامل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی علامات

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی علامات میں تھکاوٹ، متلی، الٹی، اور پیٹ میں درد شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی تشخیص

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی تشخیص میں خون کے ٹیسٹ، پیشاب کے ٹیسٹ، اور الٹرا ساؤنڈ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کا علاج

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کا علاج میں ادویات، غذا میں تبدیلی، اور ورزش شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی پیچیدگیاں

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی پیچیدگیاں میں قبل از وقت پیدائش، کم وزن کے بچے، اور ماں کی موت شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی روک تھام

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی روک تھام میں صحت مند غذا، ورزش، اور باقاعدہ چیک اپ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی تحقیق

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی تحقیق میں نئی ادویات، علاج کے طریقے، اور روک تھام کے طریقے شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی آگاہی

حمل کے دوران ہونے والی بیماریوں کی آگاہی میں عوام کو تعلیم دینا، صحت کے مسائل کے بارے میں بات کرنا، اور روک تھام کے طریقوں کو فروغ دینا شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ ایسی بیماریاں بھی ہیں جو حمل کے دوران ہی شروع ہوتی ہیں، جن میں ذیابیطس اور بلڈ پریشر کے مسائل شامل ہیں۔

دماغ کو صحیح رکھنا ہے تو سوشل میڈیا سے دور رہیں

ڈاکٹر مبشر خان

سوشل میڈیا کے استعمال کو 30 منٹ تک کم کرنے سے بصری دماغی صحت کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے بلکہ ملازمت سے اطمینان کے احساس کو بھی بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔ جبکہ اس کا مسلسل استعمال کرنے والے افراد کو اپنے کام پر توجہ مرکوز کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ ایک نئی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ سوشل میڈیا کا استعمال کرنے سے صارفین کام میں کم وقار محسوس کرتے ہیں اور ان میں بے چینی یا گھبراہٹ بھی کم ہوتی ہے۔ جرمنی میں ریڈیو یونیورسٹی بوچم اور جرمن سینٹر فار مینٹل ہیلتھ کے محققین نے پایا کہ سوشل میڈیا سے دوری سے لوگوں کو اپنا کام کرنے کے لیے زیادہ وقت ملتا ہے اور حیران کن طور پر یہ بھی کم پیش آتا ہے۔ یہ ریسرچ انفارمیشن سسٹمز کی آن لائن جریدے میں شائع ہونے والی اس تحقیق کی مصنفہ جولیا ریڈو سکا نے کہا کہ ”لوگ سوشل میڈیا فیڈ کی تلاش کے لیے اپنا کام روک دیتے ہیں ان کے لیے اپنے کام پر توجہ مرکوز کرنا زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ مطالعہ کے لیے محققین نے 166 افراد کو شامل کیا جن میں سے کچھ ملازم تھے اور جو روزانہ اوسطاً 35 منٹ سوشل میڈیا پر بغیر کام کے گزارتے تھے۔ بریڈو سکا نے کہا کہ ”یہاں تک کہ اس مختصر وقت میں ہم نے دیکھا کہ جو لوگ سوشل میڈیا پر 30 منٹ سے کم وقت گزارتے ہیں ان کی ذہنی صحت اور ملازمت کے اطمینان میں بہتری آئی ہے۔“



اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی



روزنامہ

روزنامہ صورت حال

دیر آید درست آید

مرکزی وزارت داخلہ کی طرف سے پولیس انتظامیہ میں بڑے پیمانے پر پھیر بدل کی گئی ۔جس میں پچیس ایس ایس پی کی تقرری اور تبدیلی عمل میں لائی گی ۔یوٹی ۔جموں وکشمیر میں پہلی بار ایک ساتھ پولیس کے ایس ایس پی خاص کر ضلع سطحوں پر پولیس آفیسروں کی تبدیلی میں لائی گئی ہے۔ایک عہدے پر زیادہ دیر تک ایک آفیسر یا دوسرے عہدوں پر فائز رہنا عوام کے مسائل حل کرنے میں مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔عوامی مسائل اور دوسرے تنازعات لوگوں کو اپنے اپنے علاقوں میں پولیس تھانوں کا اہم کردار ہوتا ہے تا کہ فریادی کو انصاف اور تحفظ مل سکے اور علاقوں کا ماحول پر امن رہ سکے لوگ اپنی زندگی سکون سے گزارے۔ علاقے کے چھوٹے چھوٹے مسائل علاقوں کے پولیس تھانوں میں حل کئے جاتے ہیں اور کرتے بھی ہیں۔مگر تب ہی عوام کو راحت اور انصاف مل سکے گا جب ضلع سطح کے ایس ایس پی عوام کے ربط میں ہو اور عوام کی فریاد سننے کا مادہ اندر موجود ہوگا تب ہی کمزور شخص راحت محسوس کرے گا۔

لوگوں کو اپنے علاقے کے پولیس اسٹیشن میں فریادی کو انصاف ملنے کی امید نظر نہیں آتی تو وہ ضلع سطح کے ایس ایس پی پر امید ہوتی ہے کہ اعلیٰ پولیس آفیسر سائل کی فریاد سن کر انصاف مل سکے ۔فریادی یا درخواست دہندگان کو باہر گیٹ پر خان جیسے لوگوں کے بارے میں جو دلچسپ بات ہے وہ یہ کہ وہ ظل ڈال رہے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں ابھی کچھ خلل کی ضرورت ہے۔

لیونا خان کون ہیں؟

لیونا خان برطانیہ میں آباد ایک پاکستانی خاندان میں پیدا ہوئی تھیں۔ جب وہ 11 برس کی ہوئیں تو ان کا خاندان امریکہ ہجرت کر گیا تھا۔

امریکہ میں ہی ان کی تعلیم مکمل ہوئی اور کچھ عرصہ قبل انھوں نے ٹیکساس کے ایک کالج ڈیوٹسٹ شاہل ہیسے شادی کی۔ وہ ڈینسر کالج اور سنیل لا اسکول سے فارغ التحصیل ہیں۔

لیونا خان نیویارک کی کولمبیا یونیورسٹی کے شعبہ قانون میں ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں، جہاں وہ اجارہ داریوں کو کنٹرول کرنے کے قوانین (اینٹی ٹرسٹ لا)، صنعتوں کے بنیادی ڈھانچے کے قانون، اور اجارہ داریوں کی روک تھام کی روایات کے بارے میں پڑھاتی ہیں اور تحقیقی مقالے لکھتی ہیں۔

ان کے اینٹی ٹرسٹ قوانین پر تحقیقی مقالے کو معتبر حلقوں میں بہت زیادہ سراہا گیا ہے اور ان پر انھیں کئی ایوارڈز بھی مل چکے ہیں۔ اور یہ تحقیقاتی مقالے ییل لا ء جرنل، ہارورڈ لا ریویو، کولمبیا لا ریویو اور شکاگو یونیورسٹی لا ء ریویو میں شائع ہونے کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔

چند سال قبل اپنے زمانہ طالب علمی میں انھوں نے 'امیزون اینٹی ٹرسٹ پیراڈوکس' کے عنوان پر تحقیقی مقالہ لکھا جو ییل لا جرنل میں شائع ہوا۔ اس مقالے میں انھوں نے اُس زمانے کے اس اتفاقِ رائے کو منتشر کر دیا کہ اجارہ داریوں کی اینٹی ٹرسٹ قوانین کی ضرر یات پوری کر رہے ہیں۔ یہ اتفاق رائے سنہ 1970 کی دہائی میں طے پایا تھا۔

اُس وقت تک اینٹی ٹرسٹ قوانین کی توجہ قیمتوں کو کم رکھنے کی طرف مبذول رہی تاہم پالیسی بنانے والوں نے کمپنیوں کی جانب توجہ نہیں دی تھی۔

کیونکہ امیزون نے صارفین کے لیے مصنوعات کی قیمتیں کم کر دی تھیں اس لیے اس کی مارکیٹ میں اجارہ داری کی جانب کسی نے توجہ نہیں دی اور فیڈرل ٹریڈ کمیشن نے مداخلت سے گریز کیا۔

لیکن جب لیونا خان کے تحقیقی مقالے نے اس اجارہ داری کو ڈیجیٹل مارکیٹ اور انٹرنیٹ صارفین کے لیے خطرہ قرار دیا تو لوگوں نے اینٹی ٹرسٹ قوانین کے بارے میں نئے زاویے سے سوچنا شروع کیا۔ انٹرنیٹ کے دور میں اجارہ داری کے قوانین کے بارے میں ایک نئی بحث کا آغاز ہوا۔ کئی مخالفین نے لینا خان کے مقالے کی عورت پیزاری کی صورت میں بھی مخالفت کی۔

کانگریس میں خدمات

اس سے قبل لینا خان امریکی کانگریس کی ہاؤس جوڈیشل کمیٹی کی ذیلی کمیٹی برائے اینٹی ٹرسٹ قوانین، کمرشل اور انتظامی قانون کے دیمکل کی حیثیت سے خدمات انجام دے چکی ہیں، جہاں انھوں نے ڈیجیٹل مارکیٹوں میں ذیلی کمیٹی کی تفتیش کی رہنمائی میں مدد کی۔

پروفیسر لینا خان فیڈرل ٹریڈ کمیشن میں کمشنر روہت چوپڑا کے دفتر میں قانونی مشیر اور اوبن مارکیٹس آفس ٹیٹ میں قانونی ڈائریکٹر بھی رہ چکی ہیں۔

اس سے قبل لینا خان کو امریکی میگزین ٹائم کی 100 متاثر کن رہنماؤں کی فہرست میں شامل کیا جا چکا ہے۔ اس کا اعلان انھوں نے خود سوشل میڈیا پلیٹ سائٹ ٹوئٹر پر ٹائم میگزین کی خبر شیئر کر کے کیا تھا۔ لینا خان نے لکھا 'میں ٹائم کی جانب سے دیے گئے اس اعزاز کے لیے ان کی مشکور ہوں۔'

ٹائم کی تاب 100 رہنماؤں کی فہرست میں ان ابھرتے ہوئے لیڈروں کی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے، جو مستقبل کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی خدمت موجودہ ڈیجیٹل دنیا میں ان کے اس کردار کو سراہا گیا ہے جس میں وہ ان بڑی بڑی ٹیکنالوجی کمپنیوں کی اجارہ داریوں کو چیلنج کر رہی ہیں۔

سینیٹر الزبتھ وارن کی حمایت

امریکی سیاستدان اور قانون کی سابق پروفیسر، الزبتھ این وارن جو میساچوسٹس سے تعلق رکھنے والی امریکہ کی سینیٹر سینیٹر ہیں، نے کہا ہے کہ بہت لمبے عرصے سے ڈیوٹیکل کمپنیوں نے مقابلے کے کھلے میدان کو کچلنے کا کھیل کھیلا ہوا ہے۔

سینیٹر وارن جو کہ ڈیموکریٹ پارٹی کے بائیں بازو کے کیمپ سے تعلق رکھتی ہیں نے کہا کہ ہمارے اعداد و شمار کا استحصال کرنے اور ہر معلوم معلومات پھیلانے کے لیے ان (ڈیوٹیکل کمپنیوں) نے اپنا اثر و رسوخ اور طاقت بڑھائی ہے۔

'یہ (ڈیوٹیکل کمپنیاں) سمجھتی ہیں کہ یہ اتنی زیادہ طاقتور ہو چکی ہیں کہ ان کا کوئی احتساب نہیں کر سکتا ہے لیکن یقین ہے کہ لینا خان انھیں غلط ثابت کر دیں گی۔'

سینیٹر الزبتھ وارن نے مزید کہا کہ ان کے یقین کی وجہ یہ ہے کہ لینا خان نے ییل لا جرنل میں شائع ہونے والے اپنے معرکہ آرا مضمون 'امیزون کا اینٹی ٹرسٹ پیراڈاکس' 2017 میں شائع کیا تھا جب وہ ابھی بھی قانون کی طالبہ تھیں۔ 'مجھے یہ مزید کہنا چاہیے کہ وہ جدید اینٹی ٹرسٹ قوانین کی تحریک میں ایک اہم دانشور رہنما بن چکی ہیں۔' سینیٹر نے کہا کہ ان کی تحریروں اور وکالت نے وکلا، کارکنوں اور سرکاری عہدیداروں کو بگ ٹیک کمپنیوں کے بارے میں مختلف انداز سے سوچنے پر مجبور کیا ہے۔

الزبتھ وارن نے لینا خان کے بارے میں مزید کہا کہ وہ حکومت میں بھی ایک اہم شخصیت رہی ہیں، جو ہے شمار منتخب عہدیداروں کو مشورے فراہم کرتی ہیں۔ وہ فیڈرل ٹریڈ کمیشن میں کام کر چکی ہیں اور ہاؤس جوڈیشل کمیٹی کی عدم اعتماد سے متعلق کمیٹی میں شامل ہیں۔



انھوں نے کہا کہ لینا کی گہری معلومات اور زمینی حقائق دریافت کرنے کے عزم نے نہ صرف ادارکار طاقت کے مسئلے کی طرف توجہ مبذول کروائی ہے بلکہ اس کے حل کے طریقہ کار کی راہ بھی دکھائی ہے۔

سینیٹر وارن کہتی ہیں کہ 'گوگل، ایپل، فیس بک اور ایمیزون جیسی ڈیوٹیکل کمپنیوں کو اس وقت بڑھتی ہوئی جانچ پرتال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، جن پر اینٹی ٹرسٹ قوانین میں سقم ہونے کی وجہ سے قابو پانے میں مشکلات حائل ہیں، اور ان قوانین کو نافذ کرنے اور اجارہ داریوں کا مقابلہ کرنے کی شدید ضرورت ہے کیونکہ یہ کمپنیاں ہماری معیشت، ہمارے معاشرے اور جمہوریت کے لیے بڑا خطرہ ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنے کے لیے لینا خان کو شامل کرنا بہت ضروری ہے۔'

بنگلہ دیش کے روہنگیا کیمپ میں آتشزدگی کے عینی شاہد کی کہانی: 'میں نے اپنی آنکھوں سے لوگوں کو راکھ بنتے دیکھا'



سیف نے خود سے بچائے گئے ان لوگوں کو ان گاڑیوں میں منتقل کرنا شروع کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص کی موت ہسپتال میں واقع ہوئی۔ وہ اپنے زخموں کی تاب نہ لا سکا تھا۔

'میرے سامنے 10 افراد ہلاک ہوئے۔ چار بچے تھے جن کی عمریں ایک سے چھ سال کے درمیان تھیں۔'

شام تک اس آگ پر قابو پا لیا گیا تھا۔ امدادی تنظیموں کے مطابق متاثرین نے اس آگ میں اپنی تمام قیمتی اشیا ہمیشہ کے لیے کھو دی ہیں۔ اقوام متحدہ کی پناہ گزینوں کی تنظیم کے مطابق تقریباً 560 افراد زخمی ہوئے ہیں اور ایک اندازے کے مطابق 45 ہزار افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ اس دوران 10 ہزار کے قریب کیمپ تباہ ہو گئے ہیں۔

ایکشن ایڈ بنگلہ دیش کی ڈائریکٹر فراح کبیر نے اپنی ٹی وی کو بتایا کہ انھوں نے ابھی سے بے گھر افراد کے لیے عارضی پناہ گاہیں فراہم کرنا شروع کر دی ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ 'ہم نے پختے والے 200 افراد اور کئی بچوں کو وہ کمیونٹی سینٹرز میں رہائش دی ہے۔ ہم نے خشک خوراک فراہم کی ہے۔ کیمپ ان چار کے ساتھ تعاون کے ساتھ ہم نے پینے کے لیے 12 ہزار لیٹر پانی تقسیم کیا ہے۔'

سیف کہتے ہیں کہ وہ اپنی برادری کے لیے فکرمند ہیں لیکن انھیں اس بات سے کچھ سکون ملا ہے کہ انھوں نے سینکڑوں افراد کی حفاظت کو یقینی بنایا۔

'میں شاید آج رات سو نہ سکوں۔ ان نوجوان بچوں اور بے یار و مددگار خواتین کی چیخیں میرے ذہن میں اب بھی گونج رہی ہیں۔ کاش میں اور لوگوں کو بچا پاتا!'

سماجی ناتہن ناتا رحمن اور خدیجہ عارف

بی بی سی ورلڈ سروس

بنگلہ دیش کے کاکس بازار میں واقع روہنگیا پناہ گزینوں کے ایک کیمپ میں بڑے پیمانے پر لگنے والی آگ پر اب قابو پا لیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کی پناہ گزینوں کی تنظیم کا کہنا ہے کہ اس واقعے میں 45 ہزار افراد بے گھر ہوئے ہیں اور کم از کم 15 اموات ہوئی ہیں اور 400 افراد لاپتہ ہیں۔

جس وقت آگ نے ہزاروں عارضی پناہ گاہوں کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا اس وقت 25 سالہ پناہ گزین سیف الارکانی سیدھے اس زہریلے دھوئیں میں داخل ہو گئے تا کہ لوگوں کو باہر زندہ نکال سکیں۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگ میری آنکھوں کے سامنے راکھ بن رہے تھے۔ بہت لوگ اس میں ہلاک ہو گئے ہیں۔'

کئی دیگر رضا کاروں کی طرح سیف نے اپنی جیکٹ اور ٹیبل استعمال کیا تا کہ آگ میں جلنے والوں کو بچایا جا سکے۔

وہ پیشے کے اعتبار سے فوٹو گرافر ہیں لیکن اس وقت ان کے پاس صرف اپنا موبائل فون تھا۔ انھوں نے بنگلہ دیش حکومت حال میں کچھ تصاویر بھی محفوظ کیں۔ 'میں تصاویر یا ویڈیو بنانے کا نہیں اس دوران اپنے آنسوؤں روک پا رہا تھا۔'

ان کی تصاویر میں سے سب سے خوفناک ایک چھوٹے بچے کی تھی۔ یہ آگ میں بری طرح جھلس چکا تھا۔ اس کا ننھا سا جسم اس کھلونے کے ساتھ لپٹا ہوا تھا۔ سیف کہتے ہیں کہ یہ چھوٹا بچہ زندگی کی بازی ہار چکا ہے۔

بنگلہ دیش کے جنوب مشرقی علاقے میں واقع کاکس بازار تقریباً 10 لاکھ روہنگیا پناہ گزینوں کا گھر ہے۔ یہاں اکثریت اس مسلم برادری کی ہے جو میانمار 2017 میں میلٹ فورسز سے غلامانہ کریک ڈاؤن کے دوران نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

اس پہاڑی علاقے میں ہزاروں عارضی پناہ گاہیں ایک دوسرے کے ساتھ تعمیر کی گئی ہیں۔ جب آگ ایک کیمپ میں لگی تو اس نے کئی دوسرے کیمپوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا اور تباہی برآمدی ہی چلی گئی۔

سیف کے لیے یہ دوپہر تین بچے کا وقت تھا جب ان کی والدہ نے سامنے کے دروازے سے نکلتے ہوئے دو کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر دھویں اور آگ کے شعلے اٹھتے دیکھے۔

سیف کہتے ہیں کہ 'یہ شعلے ہوا میں 100 فیٹ اونچائی تک پھیل چکے تھے۔ میں فوراً ہی سمجھ گیا کہ آتشزدگی کی نشانہ بننے والے مقام کی طرف بھاگا۔'

جب سیف وہاں پہنچے تو ایک ہجوم جمع ہو چکا تھا۔ کئی افراد پریشانی سے اس بات کا تعین کر رہے تھے کہ آگ کس راستے کیمپ میں مزید پھیلے گی۔ 'میں نے لوگوں کو چیختے سنا میری ماں کو بچاؤ، میری بہن کو بچاؤ۔ یہ تباہی کا منظر تھا۔ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ اب کیا کرنا ہے۔'

امدادی ٹیمیں ابھی جائے وقوعہ سے کچھ فاصلے پر تھیں جب مقامی رہائشیوں کے ساتھ ایک گروہ کی شکل میں سیف ان زہریلے دھوئیں میں داخل ہوئے اور بچنے والوں کا سراغ لگانے لگے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ وہاں انھوں نے دیکھا وہ یہ بھی نہیں بھولیں گے۔

'میں نے لوگوں کو راکھ بنتے دیکھا۔ میں ان کی مدد کرنا چاہتا تھا، چاہے ایسا کرنے پر میں بھی جان کی بازی ہار جاتا۔ میں نے بچوں، خواتین اور مردوں کو اپنے بازوؤں اور کندھوں پر اٹھایا۔ ان میں کئی افراد بری طرح زخمی ہو چکے تھے۔'

اس ہنگامے کے دوران سیف نے ایک آدمی کو مدد کے لیے پکارتے سنا۔

وہ بتاتے ہیں کہ 'اس کا نام سلیم ہے اور اس کی عمر 40 برس کے قریب ہے۔ وہ رو رہا تھا کہ میری بیٹی اور بیوی کو بچا لو۔ میں زندہ ہوں مگر میرا گھر میری بیٹی کو بچا لو۔'

تباہ حال کیمپوں سے گزرتے ہوئے رضا کاروں نے اس شخص کے کنبے کو بچایا۔

سیف اس کیمپ میں چار برس سے زیادہ عرصے سے رہ رہے ہیں۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ لاوارث ہو جانا کیسا ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اسی لیے انھوں نے اس برادری کے لوگوں کو جہاں تک ممکن ہو سکا بچانے کی کوشش کی ہے۔

امدادی کارروائی کے لیے جگہ بہت گنجان آباد تھی اور یہاں ہر مربع میٹر پر تقریباً 60 ہزار افراد رہتے ہیں اور آگ کی وجہ سے رضا کاروں کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا انتہائی مشکل ہو چکا تھا۔

وہاں پانیوں کی مدد سے کیمپ میں پانی کی ترسیل کا کوئی نظام نہیں تھا۔ سیف کہتے ہیں کہ ایک گھنٹے سے زیادہ وقت تک رضا کاروں کی یہ فوج بالٹیوں کی مدد سے پانی اندر تک پہنچانے کی کوشش کرتی رہی اور آخر کار چار بج کر 40 منٹ پر آگ بجھانے والا عملہ وہاں پہنچا۔

کئی ایمبولینسیں آ چکی تھیں تو

صحتِ زباں: جنّ، جنّات اور اَجِنّہ

گزشتہ سے پیوستہ

''اجنہ: بچہ جو شکم مادر میں ہو، جمع جنین کی۔۔۔ یہ لفظ بمعنی جمع جنّی کے غلط مستعمل ہے۔ جمع جنّی کی جنہ ہے، اجنہ یا جنات نہیں۔'' اسی طرح منیر لکھنوی اپنی کتاب ''غلط العوام و متروک الکلام'' میں لکھتے ہیں: ''جنّی کی جمع اجنہ غلط ہے۔'' فرہنگ آصفیہ نے لفظ جنات کے بارے میں لکھا ہے کہ ''جن بمعنی جو کی جمع مگر کتب عربی میں اس طرح نہیں آیا ہے۔'' احسان دانش، اشرافکھنوی اور صاحبان قاموس الاغلاط نے بھی یہی لکھا ہے کہ ''جنّی'' کی جمع کے معنی میں ''اجنہ'' استعمال کرنا غلط ہے۔ لیکن ماہر القادری نے اس لفظ کے تعین میں مختلف رائے دی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ عربی کی حد تک تو اجنہ کو جن کی جمع کے معنی میں استعمال کرنا غلط ہے لیکن اردو میں اس کی حیثیت غلط العام کی سی نہیں اور اردو میں اجنہ بمعنی جن کی جمع درست ہے۔ دراصل انھوں نے اپنے رسالے ''فاران'' میں ''جن'' کی جمع کے طور پر ''اجنہ'' کا لفظ لکھا تھا جس پر ایک عالم اور لغت نویس نے اعتراض کیا تھا۔

ماہر صاحب کی رائے سے اس عاجز طالب علم کو اتفاق ہے۔ ہم عرض کریں گے کہ اجنہ بے شک عربی میں جنین کی جمع ہے لیکن اردو میں اجنہ جو جن کی جمع کے معنی میں (یا واحد کے طور پر بھی) برتا جاتا ہے اور اس معاملے میں ماہر القادری کی اس رائے میں وزن ہے کہ اب اجنہ چونکہ، اردو میں جن کی جمع کے طور پر رائج ہو چکا ہے لہٰذا اسے صحیح تسلیم کر لینا چاہیے۔ اس سلسلے میں دو باتیں یاد رکھنے کی ہیں:

۱۔ لغت، قواعد اور لسانیات کا اصول یہ ہے کہ لفظ کے معنی اس کے استعمال سے اور بالخصوص تواتر سے استعمال سے طے ہوتے ہیں۔

۲۔ کسی زبان میں جو لفظ آ گیا وہ اب اس کا ہو گیا، اب اس کا تلفظ، املا، محاورات اور مرکبات، سب اس زبان کے استعمال کی بنیاد پر ہوگا جس نے یہ لفظ مستعار لیا ہے اور اصل زبان یا ماخذ زبان کے اصولوں اور معیار کا اطلاق مستعار لینے زبان میں سوفی صد نہیں ہو سکتا۔

پس اردو میں فصاحت کی سند اردو سے دی جائے گی نہ کہ عربی اور فارسی سے۔ خاص طور پر بڑے لکھے لوگ اور اردو کے عالم و ادیب و شاعر جب کسی لفظ کو خاص انداز میں برتتے ہیں تو اردو میں وہی اس کی سند ہے۔ دیکھیے لفظ ''اجنہ'' کا ''جن'' کے معنوں میں استعمال اردو کے ایک بڑے شاعر مرزا سودا کے اس شعر میں ہوا ہے:

اس اجنہ کو بھی اکثر اے نسیم
کہتے ہیں سیدؑ کے گھر جس کا ہو نیم

یہاں اجنہ کا لفظ جنّ کے معنوں میں آیا ہے اور بطور واحد آیا ہے۔ اور اس شعر سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اردو میں جن کو سیدھی کہتے ہیں اور اجنہ کو جن (واحد) کے معنی میں بھی اردو میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بعد کے ادوار میں دیکھیں تو سید سلیمان ندوی جیسے جید عربی داں نے بھی اردو میں اجنہ کو جن کی جمع کے طور پر استعمال کیا ہے۔ وہ سیرت النبی میں لکھتے ہیں ''اجنہ جنگلوں اور میدانوں میں رہتے تھے''۔ سلیمان ندوی کی ایک لغت بھی مرتب کی تھی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ عربی میں اس لفظ کے استعمال سے ناواقف تھے۔ پس ثابت ہوا کہ اردو میں جن کی جمع کے طور پر جنات اور اجنہ کا استعمال بالکل درست ہے۔

زمین کا ایک اور چاند دریافت لیکن جسامت چھوٹی کا رجحتی

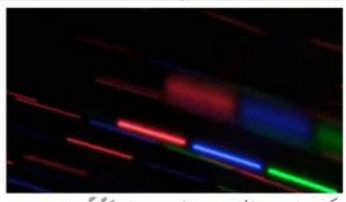

ایریزونا: شاید زمین کا ایک اور ننھا منا چاند اور بھی ہے لیکن یہ بالکل نیا ہے اور باقاعدہ زمین کے گرد چکر کاٹ رہا ہے۔

ایری زونا میں واقع کیٹالینا اسکائے سروے کے دوران سب سے پہلے ماہرین نے ایک آسمانی پتھر دیکھا جو بہت مدھم تھا اور آسمان پر دیگر اجسام کے مقابلے میں تیزی سے حرکت پذیر تھا۔ اگلے چند روز میں زمین کے مختلف حصوں پر واقع رصدگاہوں نے اسے غور سے دیکھا۔

اسے 2020 سی ڈی تھری کا نام دیا گیا اور اس کے مدار اور گردش کا پتا لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ نکلی ذوذر کے ذریعے یہ زمین سے بندرھا ہے اور گزشتہ تین برس سے زمین کے گرد گھوم رہا ہے لیکن اس کا مدار بہت ہی بیضوی ہے۔

خلا میں چھوٹے اجسام پر نظر رکھنے والے ادارے، مائنر پلانیٹ سینٹر نے اس پر تحقیق کی ہے اور اس کی دریافت کا اعلان بھی اسی ادارے نے کیا ہے۔ ادارے کے مطابق یہ کوئی مصنوعی شے نہیں بلکہ ایک چھوٹا شہابیہ (ایسٹرائڈ) ہے جو گھومتے ہوئے زمین کی کشش کا اسیر ہو گیا ہے اور زمین کے گرد گھوم رہا ہے۔

یہ دوسرا شہابیہ ہے جو زمین کے گرد مدار میں چکر لگا رہا ہے۔ اس سے قبل 2006 آر ایچ 120 نامی ایک اور جرم فلکی زمین کے گرد گھومنے لگا تھا۔ لیکن ستمبر 2006 سے جون 2007 تک زمین کا قیدی رہنے کے بعد یہ مکمل سے آزاد ہو کر کہیں دور چلا گیا تھا۔

محتاط اندازے کے مطابق نئے چاند کی جسامت بہت چھوٹی ہے شاید یہ دو سے ساڑھے تین میٹر طویل ہے جو ایک گاڑی کا سائز ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ زمین کے خوبصورت چاند کے برابر نہیں اور ہماری زمین کے گرد 47 روز میں ایک چکر مکمل کرتا ہے۔ اس کا مدار ہمارے اپنے چاند سے بھی پرے ہیں۔ فلکیاتی ماہرین کا اصرار ہے کہ اس کا مدار بھی مستقل نہیں اور جلد ہی یہ زمین کو چھوڑ کر دور پرے جا لے گا۔ توقع ہے کہ اپریل میں یہ زمینی ثقل کا حصہ نہیں رہے گا۔

نوکیا کا ایک اور کلاسیک فون واپس آنے کے لیے تیار



نوکیا کی جانب سے اس کا ایک مقبول ترین موبائل فون واپس لائے جانے کا امکان ہے۔

نوکیا فونز کی فروخت کا لائسنس رکھنے والی کمپنی ایچ ایم ڈی گلوبل نے اب تک کئی پرانے فونز متعارف کرائے ہیں اور اب وہ لوگوں میں پسند کیے جانے والے میگا پرس میوزک فیچر والے فون نوکیا 5130 کو واپس لا رہی ہے۔

ایسا مکمل یقین سے تو نہیں کہا جا سکتا مگر ٹیلی کمیونیکیشن ایکوپمنٹ سرٹیفکیشن سینٹر (TENAA) میں ایک ماڈل نمبر اے 1212 کا نام ظاہر ہوا ہے۔

اس میں سرخ رنگ زیادہ ہے اور فوری طور پر نوکیا 5130 کا خیال ذہن میں آتا ہے مگر اس نئی ڈیوائس میں سائیڈ میں میوزک کنٹرول بٹنز نہیں۔

یہ فون بظاہر ہیک فیچر فون لگتا ہے جس میں کوئی اوپن آپریٹنگ سسٹم نہیں ہوگا۔ یہ نیا فون ایسا ہوگا فوٹو شٹر کریں بی ایس ایم ایر ینا پر ایسپرٹ، 8 ایم پی ریم اور 16 ایم پی اسٹوریج ہو سکتی ہے جبکہ مائیکرو ایس ڈی سلاٹ سے اس میں 32 جی بی تک اضافہ کیا جا سکے گا تاکہ اسے ایم پی تھری پلیئر کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکے۔

یہ فون 0.36 گرگا ہرٹز سنگل کور اس میں 2.4 انچ کی اسکرین ہوگی اور 1200 ایم اے ایچ بیٹری بھرائی فون کا وزن صرف 88 گرام ہوگا۔

ایل جی نے 4 ہزار ایم اے ایچ بیٹریز کے ساتھ کے ،61 کے 51 ایس اور کے 41 ایس پیش کر دیئے



اس فون میں سیلفی کے لیے 16 میگا پکسل کا فرنٹ کیمرہ ہے۔

ایل جی نے سیریز کے لیے نئے سمارٹ فونز کا اعلان کیا ہے۔ ایل جی کے (LG K61) 61 کے 51 ایس (LG K51S) اور کے 41 ایس (LG K41S) سب میں اوکٹا کور سی پی یو (غالباً میڈیا ٹیک چپ سیٹ) اور 6.5 انچ کی سکرین ہے۔ ان تینوں سمارٹ فونز میں 4000 ایم اے ایچ کی بیٹری ہے۔ تینوں فون کسی حد تک MIL-STD 810G کے مطابق دیر پا ہیں۔ ان سمارٹ فونز میں یو ایس بی پی پورٹس، چار کیمرے اور بیک پرنٹر پرنٹ سکینر ہیں۔

اس سمارٹ فونز کی تفصیلات کچھ یوں ہے۔

ایل جی کے 61

ایل جی کے 61 ان تینوں میں سب سے زیادہ پریمیم فون ہے۔ اس کی اسپیکٹ ریشو 19.5:9 ہے۔ اس میں فل ایچ ڈی پلس ڈاٹ ڈسپلے ہے۔ اس فون کی بیک پر 48 میگا پکسل کا مین، 8 میگا پکسل کا الٹرا وائیڈ، 2 میگا پکسل کا میکرو اور 5 میگا پکسل کا پیتھ سنسر ہے۔

ایل جی کے 61 میں 4 جی بی ریم اور 64 یا 128 جی بی انٹرنل سٹوریج ہے۔ سٹوریج کو مائیکرو ایس ڈی کارڈ سے بڑھایا بھی جا سکتا ہے۔

ایل جی کے 51 ایس

ایل جی کے 51 ایس کی سکرین تھوڑی لمبی ہے یعنی اس میں 20:9 فل ویژن ڈسپلے اور تھوڑی کم انچ ڈی پلس ریزولوشن ہے۔

اس فون کی بیک پر 32 میگا پکسل کا مین کیمرہ، 5 میگا پکسل کا الٹرا وائیڈ سنسر اور دو 2 میگا پکسل کے سنسر ہیں جبکہ فرنٹ پر سیلفی کے لیے 13 میگا پکسل کا کیمرہ ہے۔

ایل جی کے 51 ایس میں 3 جی بی ریم اور 64 جی بی کی قابل توسیع سٹوریج ہے۔

ایل جی کے 41 ایس

ایل جی کے 41 ایس میں کے 51 ایس کی طرح ہی 6.5 انچ 20:9 ایچ ڈی پلس فل ویژن ڈسپلے ہے۔ اس کی بیک پر موجود کواڈ کیمرہ سیٹ اپ میں 13 میگا پکسل کا مین، 5 میگا پکسل کا الٹرا وائیڈ اور 2 میگا پکسل کے میکرو اور ڈیپتھ سنسر ہے۔ اس فون میں 58 میگا پکسل کا سیلفی کیمرہ ہے۔ اس فون میں 3 جی بی کی ریم اور 32 جی بی کی قابل توسیع انٹرنل سٹوریج ہے۔

ایل جی کے یہ نئے سمارٹ فونز دوسری سہ ماہی میں امریکا، کچھ یورپی اور ایشیائی ممالک میں فروخت کے لیے پیش کیے جائیں گے۔ ایل جی نے ابھی ان کی قیمت کا اعلان نہیں کیا ہے۔

گوگل بتائے کہ دندان ساز کے لیے بُرا ریویوز کس نے لکھا۔ آسٹریلین عدالت کا فیصلہ

آسٹریلین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے مطابق آسٹریلیا کی فیڈرل کورٹ نے گوگل کو حکم دیا ہے کہ وہ ایک گمنام صارف کی شناخت میں مدد دے۔ اس صارف نے ایک آسٹریلین ڈینٹل سرجن کے لیے برا ریویو دیا تھا۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ گمنام صارف نے دو مرتبہ ان سے دور رہنے کا کہہ کر انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ گمنام صارف نے ڈاکٹر کے پاس جانے کو وقت کا ضیاع اور غیر آرام دہ بھی قرار دیا۔

سرجن، ڈاکٹر میتھو، کے مطابق انہوں نے گوگل سے صارف CBsm 23 کی شناخت ظاہر کرنے کا مطالبہ کیا لیکن گوگل نے یہ درخواست مسترد کر دی۔ گوگل کا موقف ہے کہ ان کے پاس قانونی ڈی کی تخلیق کرنے کے مقام اور وقت کے حوالے سے تحقیق کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ تاہم جج کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر میتھو کو شہرت کو نقصان پہنچانے پر مقدمہ کرنے کا حق ہے اس لیے گوگل انہیں صارف کی معلومات جیسے نام، فون نمبر، لوکیشن ہسٹری، آئی پی ایڈریس فراہم کرے۔ ڈاکٹر میتھو کے وکیل کا کہنا ہے کہ گوگل اپنے پلیٹ فارم پر شہرت کو نقصان پہنچانے کے لیے کی جانے والی پوسٹنگ کا ذمہ دار ہے۔

کرۂ ارض پر قدیم ترین مادے کی دریافت



آسٹریلیا میں 1969 میں گرنے والے شہابیے کے تجزیے کے بعد پتا چلا کہ یہ کم از کم ساڑھے سات ارب سال پرانے ہیں

سائنس داں کرۂ ارض پر پوشیدہ قدیم ترین چیزیں تلاش کرنے کے لیے دریافتیں کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں سائنس دانوں نے 1960ء میں زمین پر گرنے والی خلائی چٹان میں گرد کے ذرات حاصل کیے جن سے ہوا کم از کم ساڑھے سات سال پرانے ہیں۔ قدیم ترین دھول یا گرد کے ذرات ہمارے نظام شمسی کے پیدا ہونے سے بہت پہلے ستاروں میں وجود میں آگئے تھے۔ ماہرین کے مطابق یہ مادّہ پچھلے کئی ارب سال سے ایک خلائی پتھر میں بند تھا جو شاید کسی دوسرے عرصے بعد وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ چند تھوڑے عرصے بعد وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔ چند ارب سال بعد یہ زمین کی کشش ثقل کی گرفت میں آگیا۔ وہ تو یہ کہئے کہ زمین کی نرم و زمی فضا کے ساتھ زبردست رگڑ اور تیز رفتاری کے سبب یہ انگارے کی طرح دہکتا ہوا کرۂ زمین کی طرف بڑھا۔ فضا سے زمین تک کے سفر میں اس شہاب ثاقب کا بیشتر حصہ گرم ہو کر بخ بن کر ہوا میں اُڑ گیا لیکن پھر بھی اس کا 100 کلوگرام جتنا ٹکڑا، ایک بڑے پتھر کی شکل میں، زمین سے ٹکرانے میں کامیاب ہو گیا۔ جسے آسٹریلوی ماہرین نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ سائنس دانوں کی ایک ٹیم نے پرسیڈنگز آف دی نیشنل اکیڈمی آف سائنس میں اپنے نتائج کو پیش کیا ہے۔

جب ستارے مرتے ہیں تو ان میں بننے والے ذرات اچھل کر خلا میں پھیل جاتے ہیں۔ یہ نظام شمسی سے قبل والے ذرات پھر نئے ستارے، سیارے، چاند اور شہابیوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس تحقیق کے اہم مصنف اور شکاگو کا فیلڈ میوزیم کے کیوریٹر اور شکاگو یونیورسٹی کے ایسوسی ایٹ پروفیسر فلپ ہیک کے مطابق یہ ستاروں کے ٹھوس نمونے ہیں، جو کہ ستاروں کے غبار۔ امریکا اور سوئٹزرلینڈ کے محققوں نے 1969 میں آسٹریلیا میں گرنے والے مرچیسن شہابیے کے ایک حصے میں موجود نظام شمسی کے وجود میں آنے سے قبل والے 40 ذرات کی جانچ کی۔

فیلڈ میوزیم اور شکاگو یونیورسٹی سے تعلق رکھنے والی اس تحقیق کی شریک مصنف جینیفر کیریگر کا کہنا ہے کہ یہ شہابیے کے پس کر پاؤڈر بن جانے والے حصے سے شروع ہوتا ہے۔ جب تمام ٹکڑوں کو ملایا جاتا ہے تو یہ پیسٹ کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اس میں مسالے دار خصوصیت ہوتی ہے جو کہ سڑی ہوئی مونگ پھلی اور مکھن جیسی بو دیتا ہے۔ اس بدبودار پیسٹ کو پھر تیزاب میں گھلایا جاتا ہے، جس کے بعد صرف اسٹارڈسٹ یعنی ستاروں کا غبار ہی باقی رہ جاتا ہے۔

فلپ ہیک کے مطابق یہ پیمائل کے ڈھیر کو جلا کر سوئی تلاش کرنے جیسا ہے۔ یہ پتا چلانے کے لیے کہ یہ ذرات کتنے پرانے ہیں تحقیقین نے یہ پیمائش کی کہ وہ خلا میں کائناتی کرنوں کے سامنے کتنا رہے۔ یہ کرنیں انتہائی توانائی والی ہوتی ہیں جو کہکشاؤں سے گزرتی ہیں اور ٹھوس مادّوں میں بھی داخل ہو جاتی ہیں۔ یہ کرنیں خود سے ٹکرانے والے مادّوں سے رابطہ کر کے نئے عناصر بناتی ہیں۔ جتنی دیر یہ ذرات کرنوں کے سامنے رہتے ہیں اتنی ہی دیر یہ وہ عناصر بناتے رہتے ہیں۔

محققین نے ذرات کی عمر کا پتہ چلانے کے لیے عناصر نیون کی خاص شکل (آئسوٹوپ) این آئی 21 کا استعمال کیا۔ ماہرین اس کا بارانی طوفان میں ایک باٹی رکھنے سے موازنہ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر بارش مسلسل ہو رہی ہے اور باٹی کی جو مقدار باٹی میں جمع ہوتی ہے وہ یہ بتاتی ہے کہ باٹی بارش میں کتنی دیر تک رہی رہی۔ اس میں جتنے نئے عناصر شامل ہوتے ہیں وہ یہ بتاتے ہیں کہ ذرات کتنی دیر کائناتی کرنوں کے رابطے میں رہے اور وہ کتنے پرانے ہیں۔

ماہرین کے مطابق نظام شمسی کے بننے سے پہلے بعض ذرات دریافت ہونے والے قدیم ترین ذرات ثابت ہوئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر 4.6 سے 4.9 ارب سال تک پرانے ہیں۔ تخمینے کے مطابق سورج 4.6 ارب سال پرانا ہے جب کہ زمین کی عمر 4.5 ارب سال ہے۔ بہر حال سب سے قدیم دریافت تقریباً ساڑھے سات ارب 7.5 سال پرانی ہے۔ شکاگو میں فیلڈ میوزیم آف نیچرل ہسٹری کے سائنس دانوں نے اس شہاب ثاقب کا 52 کلوگرام وزنی حصہ تحقیق کی غرض سے امریکا منگوایا ہے۔ وہ یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس میں پوشیدہ مادّے کتنے قدیم ہیں۔ یہ مادّے بہت معمولی مقدار میں اور خرد بینی ذرات کی شکل میں ہوتے ہیں۔ جنہیں ''پری سولر گرینز'' (سورج سے بھی قدیم ذرّے) کہا جاتا ہے۔ تاہم، مذکورہ شہاب ثاقب سے ملنے والا یہ مادّہ نہ صرف ہمارے اپنے نظام شمسی سے، بلکہ اب تک کسی بھی دوسرے شہاب ثاقب سے ملنے والے مادّے سے بھی زیادہ قدیم ہے۔

ڈاکٹر ہیک کا کہنا ہے کہ صرف دس فیصد ذرات 5.5 ارب سال سے زیادہ پرانے ہیں جب کہ 60 فی صد ذرات نوجوان ہیں جن کی عمریں 4.6 ارب سال سے 4.9 ارب سال کے درمیان ہے اور باقی ماندہ قدیم ترین اور جدید ترین کے درمیان ہے۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ مرچیسن اور دوسرے شہابیوں میں نظام شمسی کے وجود سے قبل کے بہت ساری دھات ہیں۔ جن کی ابھی تک ہم نشاندہی کرنے میں قاصر ہیں۔

اس سے قبل قدیم ترین نظام شمسی سے قبل کے ذرات کی دریافت نیون آئسوٹوپ کے معیار پر 5.5 ارب سال کی ہوئی تھی۔ یہ دریافت اس مہانتے پر روشنی ڈالتی ہے کہ کیا ہمنے تارے مستقل شرح پر بنتے رہتے ہیں یا پھر وقت کے ساتھ نئے تاروں کے بننے میں رفتار میں کمی بیشی نظر آتی ہے۔

ڈاکٹر ہیک کے مطابق ان ذرات کی بدولت ہمارے پاس اب ہماری کہکشاں میں ستاروں کے وجود میں آنے کے وسیع زمانے پر پھیلے ہوئے براہ راست شواہد ان شہابیوں کے نمونے میں موجود ہیں۔ یہ ہمارے مطالعے کی اہم دریافت ہے۔ محققوں کا یہ بھی پتہ چلانا ہے کہ نظام شمسی سے قبل والے ذرات تمام طور پر خلا میں ایک ساتھ چھپ کر گرانولا کی طرح بڑے سے جھرمٹ کی شکل میں تیرتے تھے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کرۂ ارض کے بارے میں کئی باتیں ہمارے ذہنوں میں اس طرح رچ بس گئی ہیں کہ ہم ان کے بارے میں کوئی سوال نہیں کرتے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو ہم جانتے ہیں وہی سچ ہے۔ لیکن ہر معاملے میں ایسا ضروری تو نہیں۔ دنیا سے متعلق حقائق کے بارے میں لکھنے والے سائنسداں میٹ براؤن نے اپنی کتاب ابھوی تھنگ یو نیو ایاہ پلیٹنٹ الرجھ ارانگ یعنی کرۂ ارض کے بارے میں آپ جو جانتے ہیں وہ غلط ہے میں چند ایسی چیزوں کا ذکر کیا ہے جو آپ کی معلومات پر چیلنج کرتے ہیں۔ ماہرین ابھی اس پر مزید تحقیقات کر رہے ہیں تاکہ اور چیزوں کو دریافت کیا جا سکے۔

کیا دنیا کا مستقبل بیکٹیریا اور ہائیڈروجن سے بنی مصنوعی خوراک ہے؟

راجر ہرابین

سولر فوڈز کمپنی کا کہنا ہے کہ 'بے رنگ اور بے ذائقہ' سوئمبن پاؤڈر کئی بھی خوراک میں اضافی غذائیت مہیا کرتا ہے

بیکٹیریا اور ہائیڈروجن سے پروٹین حاصل کرنے والی فن لینڈ کے سائنسدان کہتے ہیں کہ اسی دہائی کے اندر یہ قیمت میں سویا سے تیار کردہ پروٹین کا مقابلہ کرے گا۔

یہ پروٹین مٹی میں موجود بیکٹیریا سے بنائی جائے گی۔ یہ بیکٹیریا، ہائیڈروجن کے گیس پر پلتے ہیں۔ اور یہ گیس پانی کو بجلی کے ذریعے اپنے اجزا، ہائیڈروجن اور آکسیجن گیسوں میں توڑ کر حاصل کی جاتی ہے۔

محققین کا کہنا ہے کہ اگر بجلی شمسی توانائی یا پون توانائی سے حاصل کی جائے تو اس خوراک کو تقریباً بغیر کسی زہریلی گیس کے اخراج کے تیار کیا جا سکتا ہے۔

اگر ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر ہو گیا تو اس سے دنیا کو زراعت سے متعلق کئی قسم کے مسائل سے نمٹنے میں مدد ملے گی۔

جب گذشتہ برس فن لینڈ کے شہر ہیلسنکی کے مضافات میں جب میں سولر فوڈ کے پلانٹ کو دیکھنے گیا تو سائنسدان اپنے منصوبے کی توسیع کے لیے فنڈ جمع کر رہے تھے۔

اب ان کا کہنا ہے کہ انھوں نے 60 لاکھ ڈالر سے زیادہ رقم جمع کر لی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ویسے تو اس کا انحصار بجلی کی قیمت پر ہوگا مگر وہ پُرامید ہیں کہ اس دہائی کے اختتام اور شاید 2015 تک اس کی قیمت سویا کے مقابلے پر آ جائے۔

سوئمبن کہلانے والے پروٹین کے آٹے کی خوراک کو میں نے چکھ کر دیکھا، اس کا کوئی مزا نہیں تھا۔ سائنسدان بھی یہ ہی چاہتے تھے۔

ان کا خیال ہے کہ اس کا اپنا کوئی ذائقہ نہیں ہونا چاہیے تاکہ اسے آسانی سے دوسری خوراک کے ساتھ ملایا جا سکے۔

مٹر، آئس کریم، بسکٹ، پاستا، چٹنیوں یا ڈبل روٹی میں اسے پام آئل کی طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس خوراک کے بنانے والوں کا کہنا ہے کہ اسے مصنوعی گوشت یا مچھلی کی نشوئما کے ایک مرحلے کے دوران بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اسے مویشیوں کی خوراک کے طور پر بھی سویا کی جگہ استعمال کیا جا سکتا ہے تاکہ عام جنگلات کو تحفظ فراہم کیا جا سکے۔

تاہم چاہے ہر بات منصوبے کے مطابق ہی کیوں نہ ہو، جیسا کے ہوتا ہوتا ہے، دنیا بھر کی ضرورت پورا کرنے کے لیے درکار مقدار پیدا کرنے میں ابھی کئی برس لگ سکتے ہیں۔

لیکن یہ کئی ایک ایسے منصوبوں میں سے ایک ہے جو ہیلسنکی میں مصنوعی قسم کی خوراک تیار کرنے کے آئیڈیا پر کام کر رہے ہیں۔

فن لینڈ کی اس کمپنی کے سربراہ پاسی ویئرکا ہیں جنھوں نے برطانیہ کی کیمبرج یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور اب فن لینڈ میں تین رائتاپو نیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

پاسی ویئرکا ہیلسنکی کے قریب شمسی توانائی کا ایک پلانٹ دیکھ رہے ہیں۔

پروفیسر ویئرکا کا کہنا ہے کہ خوراک کی اس ٹیکنالوجی کا آئیڈیا اصل میں سنہ 1960 کی دہائی میں اس وقت سامنے آیا تھا جب خلائی صنعت فروغ پا رہی تھی۔

انھوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ان کا یہ پہلا پلانٹ اپنی تکمیل کے اہداف میں ابھی کئی ماہ پیچھے ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ یہ سنہ 2022 تک مکمل ہو جائے گا۔ اس پر ایک بھرپور سرمایہ کاری کا منصوبہ سنہ 2023 میں تیار ہو گا، اور اگر اس کے بعد تمام باتیں منصوبے کے مطابق چلتی ہیں تو یکلی فیکٹری سنہ 2025 میں قائم ہو جائے گی۔

ان کا کہنا ہے کہ فی الحال ہم بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم پروٹین تیار کرنے والے ری ایکٹر کے لگانے کے بعد فیکٹری کو ایک شکل دے دیتے ہیں اور پھر بنگلی چلانے والے جارج مونیوٹ نے، جنھوں نے گوشت کی صنعت کے ماحول پر تباہ کن اثرات پر پراپگینڈا کا پاڑ نامی ٹی وی ڈاکومینٹری بنائی ہے، اس نئی ٹیکنالوجی کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا ہے۔

گوشت اور مال مویشیوں سے حاصل کردہ دوسری مصنوعات کے زیادہ مقدار میں استعمال کا ماحول پر بہت تباہ کن اثر پڑا ہے۔ مونیوٹ دیے تو کرۂ ارض کے مستقبل سے خاصے مایوس ہیں، لیکن ان کا کہنا ہے کہ سولر فوڈ سے امید کی ایک کرن پیدا کر دی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ 'خوراک کی پیداوار نے اس وقت دنیا کے وسائل کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ ایک لحاظ سے ماحولیاتی تبدیلی اور زراعت کی وجہ سے کرۂ ارض کا حیاتیاتی تنوع اور جنگلی حیات بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ ماحول کی تباہی میں سب سے بڑا کردار زراعت کا ہے۔

'لیکن اب جبکہ بہتری کی امیدیں دم توڑ رہی تھیں، 'بغیر کھیت کے خوراک' کے خیال سے انسانوں کو اور کرۂ ارض کو بیک وقت بچانے کے لیے کمال درجہ کے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔

'عارضی طور پر زراعت سے خوراک کے حصول کو ترک کر کے ہم کئی انواع اور ماحول کو تباہی کے اثرات سے بچا سکتے ہیں۔

'لیکن بغیر کھیت کے زراعت کے تصور سے ایک امید پیدا ہوئی ہے۔ ہم جلد ہی دنیا کو تباہ کیے بغیر انسانوں کو خوراک مہیا کر سکیں گے۔'

ری تھنک ایکس ہاں ایک تحقیقی ادارے کا، جو ٹیکنالوجی کے اثرات کا جائزہ لیتا ہے، کہنا ہے کہ سنہ 2035 تک نئی ٹیکنالوجی کی مدد سے حاصل ہونے پروٹین مویشیوں سے حاصل ہونے والی پروٹین سے دس گنا سستی ہوگی۔ اس ادارے کی پیشن گوئی ہے کہ لائیو سٹاک کی انڈسٹری تقریباً ناپید ہو جائے گی، اگرچہ قدرتی پھر یہ شکایت کریں گے کہ اس نئے منصوبے میں اس بات کا خیال نہیں رکھا گیا ہے کہ گوشت کی صنعت سے وابستہ اپنے جانوروں کی غذائیت کے لیے کہاں سے پروٹین حاصل کریں گے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ذوالنورین والبرہان

حافظ صابر پاشاہ

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ شرف وفضیلت حاصل ہوئی جو ان کی کتاب فضائل کو دوام وشان بابہ ہے۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مکمل صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ سے کر دیا۔ ان کی وفات کے بعد اپنی دوسری صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح آپ سے کیا۔ اس طرح یکے بعد دیگرے دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں آئیں اور یہ وہ شرف ہے جو پوری انسانی تاریخ میں کسی شخص کو حاصل نہیں ہوا۔ اس طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایک سوال کے جواب میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا: ''یہ وہ شخص ہے جس کو ملاء اعلیٰ میں ذوالنورین کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔''

حضرت اسامہ بن زیدؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے کھانا دے کر حضرت عثمانؓ کے گھر بھیجا۔ وہ اپنی زوجہ محترمہ سیدہ رقیہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ میں نے ان دونوں سے اچھا اور خوبصورت جوڑا اور کوئی نہیں دیکھا۔ یہی میں حضرت عثمانؓ اور بھی حضرت رقیہؓ کو یہ کہتا تھا حضور ﷺ نے پوچھا اے اسامہ! کیا تم نے بھی ان سے خوبصورت جوڑا دیکھا۔ میں نے عرض کیا آج تک یہ اسلام نہیں دیکھا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن پاکیان اور آرمینیا کی جنگ میں شریک تھے تو وہاں انہوں نے اختلاف قرآن کا ہولناک منظر دیکھا تو پریشان ہو گئے کہ وہ لوگ اپنے اپنے آبائی طریقے میں قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں صاحبہ ہوکر عرض کرنے لگے امیر المومنین اخدارا امت کی خبر لیجئے۔ قبل اسکے کہ قرآن مجید سے متعلق اختلافات اسے شدید ہو جائیں جیسا کہ یہود ونصاریٰ کے باہمی اختلافات ہیں۔ لہذا آپؓ نے صحابہ کی مجلس شوریٰ طلب کی اور متفقہ طور پر اس کی تائید کر دی تو قرآن مجید کا ایک نسخہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مرتب ہوا تھا اور اب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حفاظت میں تھا حضرت عثمانؓ نے دو خدام اللہ المومنین سے لیا اور مجلس شوریٰ کو پیش کر دیا تاکہ اس نسخہ کو بنیاد بنا کر قرآن مجید کا ایک نہایت مستند مجموعہ مرتب کرائیں۔ جب یہ مجموعہ تیار ہو گیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نسخہ انہیں واپس کر دیا گیا اور یہ مجموعہ جس کا نام مصحف عثمانی رکھا گیا۔ بڑے خوبصورت انداز میں تیار کرایا۔

جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر محاصرہ حیات تنگ کر دیا اور گھر میں محصور تھے تو آپؓ نے باغیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: میری دس خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے میں جانتا ہوں کہ تم ان کا بھی انکار نہیں کرتے ہو۔ 318 ذوالحجہ الحرام کو باغیوں نے گھر میں داخل ہو کر شہید کر دیا۔ انکی وفات پر ملائکہ نے بھی نوحہ کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆☆☆

نیک صحبت کی اہمیت

مولانا دبیر احمد قاسمی

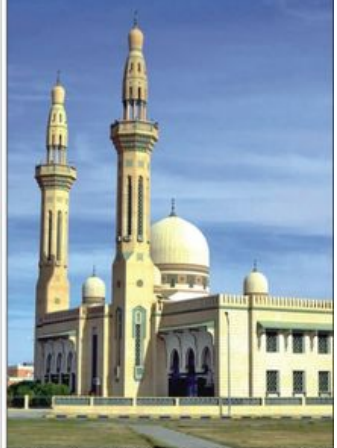

قرآن وسنت میں بار بار نیک کے ساتھ صالحین کی صحبت اختیار کرنے، مجالس خیر میں بیٹھنے اور بری صحبت سے گریز کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یا ایھاالذین آمنو اتقو اللہ و کونوا مع الصادقین —— اے ایمان والوں اللہ سے ڈرتے رہو اور سچے لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔ (توبہ 119)

ایک موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''تم مومن کے علاوہ کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور تمہارا کھانا صرف متقی لوگ کھائیں''۔ (ابوداؤد)

یہ ہے اسلام کا تصور صحبت وہ دستوں کے متعلق وہ اعمال اور افکار ونظریات انسان پر بہت گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اس لئے دوست کے انتخاب سے پہلے بہت غور وفکر کی ضرورت ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے: اس لئے تم میں سے ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، ترمذی)

جس طرح اہل صدق واہل تقویٰ کی صحبت انسان کی زندگی پر مثبت اثرات ڈالتی ہے اسی طرح برے لوگوں کی صحبت وہم نشینی کے منفی اثرات بھی زندگی پر پڑتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک دل نشیں مثال کے ذریعہ اس کی وضاحت فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ برے ہم نشیں اور اچھے ساتھی کی مثال عطار اور لوہار کی سی ہے۔ اچھا ساتھی عطر فروش کی طرح ہے کہ یا تو وہ تمہیں عطر تحفہ دے گا یا تم اس سے عطر خرید کر دے گا یا کم از کم تم اس کے پاس سے عطر کی پاکیزہ خوشبو سے لطف اندوز ہو سکے۔ برا ساتھی بھی میں وہ تجربہ کرنے والے کی طرح ہے جو یا تو تمہارے بدن اور کپڑے کو جلا دے گا یا تم اس کی بدبو پائے گی۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ''بروں کی صحبت میں نہ بیٹھو: اس لئے کہ ان کی صحبت دل اور روح کو بیمار کر دیتی ہے۔'' بروں کی صحبت دین وایمان کو تباہ کر دیتی ہے۔ اور انسان کو اوقات سے محروم کر دیتی ہے، بروں کو دوست رکھنے والا قیامت میں پشیمان اور حسرت زدہ ہوگا وہ کے گا کہ اے کاش میں نے فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا، اے کاش میں نے قرآن کے ساتھ ساتھ حق حاصل ہونے کے بعد رسول سے پھیر دیا۔

ترجمہ: اور جس دن ناعاقبت اندیش ظالم اپنے ہاتھوں کھانے کھائے گا اور کہے گا کہ اے کاش میں رسول کے ساتھ رشتہ اختیار کیا ہوتا۔ اے ہائے میری کم بختی میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا، اس نے مجھ کو تاکید نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا۔ (الفرقان: 27-29)

☆☆☆



عارف عزیز، بھوپال

قرآن حکیم نے زندگی کے الجھے مسائل حل کئے

قرآن حکیم ہمارے لئے زندگی کا دستور العمل اور ہدایت نامہ ہے اور نزول کے وقت سے لے کر آج تک اور آج کے بعد قیامت تک ہر دور، ہر نیز ہر حالت میں انسانوں کے لئے مرجع شدہ ہدایت ہے۔ دوسری مصنف اور مدبر اپنی حیثیت برقرار رکھ سکے۔ بڑے بڑے مابرین فن کی تحقیق اور وقت کی رفتار یا انقلاب کی بازیچہ بن کر رہ گئیں جس طرح ان کا کمال فن ایک زمانے میں مسلم تھا اسی طرح ایک اور دور وہ بھی آیا کہ ان کی کتابوں پر انگلیاں اٹھنے لگیں۔

یہی وہ پس منظر ہے جس میں پورے زور کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ

انسانی فکر وخیال کی عمر کافی محدود ہے اس کا اثر ایک وقت تک رہتا ہے اور جب حالات میں تبدیلی آتی ہے تو یہ خیالات افکار پارینہ قرار پاکر حاصل کر لیتے ہیں مگر اسکے ساتھ یہ بھی سو فیصد حقیقت ہے کہ کتاب اللہ ہے ہر دور اور ہر عہد کے وجدیدہ اور مشکل مسائل میں رہبری کا کام انجام دیا ہے۔

قرآن کریم کی تفسیر پر جن لوگوں کی نظر ہے اور جو مسلمانوں کی ذہنی اور فکری تاریخ پر بھی نگاہ رکھتے ہیں وہ بخوبی طور پر جانتے ہیں کہ کس طرح جرأت انگیز طور پر اس کتاب نے ہی ہنت نئی راہیں تلاش کیں اسی وقت یہ تسلیم شدہ حقیقت، مصنف اور مدبر اپنی حیثیت برقرار رکھ سکے۔ بڑے بڑے ماہرین فن کی تحقیق اور وقت کی رفتار یا انقلاب کی بازیچہ بن کر رہ گئیں جس طرح ان کا کمال فن ایک زمانے میں مسلم تھا اسی طرح ایک اور دور وہ بھی آیا کہ ان کی کتابوں پر انگلیاں اٹھنے لگیں۔

یہی وہ پس منظر ہے جس میں پورے زور کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ

قرآن حکیم نے زندگی کے الجھے مسائل حل کئے

انسانی فکر وخیال کی عمر کافی محدود ہے اس کا اثر ایک وقت تک رہتا ہے اور جب حالات میں تبدیلی آتی ہے تو یہ خیالات افکار پارینہ قرار پاکر حاصل کر لیتے ہیں مگر اسکے ساتھ یہ بھی سو فیصد حقیقت ہے کہ کتاب اللہ ہے ہر دور اور ہر عہد کے وجدیدہ اور مشکل مسائل میں رہبری کا کام انجام دیا ہے۔

قرآن کریم کی تفسیر پر جن لوگوں کی نظر ہے اور جو مسلمانوں کی ذہنی اور فکری تاریخ پر بھی نگاہ رکھتے ہیں وہ بخوبی طور پر جانتے ہیں کہ کس طرح جرأت انگیز طور پر اس کتاب نے ہی ہنت نئی راہیں تلاش کیں اسی وقت یہ تسلیم شدہ حقیقت، مصنف اور مدبر اپنی حیثیت برقرار رکھ سکے۔ بڑے بڑے ماہرین فن کی تحقیق اور وقت کی رفتار یا انقلاب کی بازیچہ بن کر رہ گئیں جس طرح ان کا کمال فن ایک زمانے میں مسلم تھا اسی طرح ایک اور دور وہ بھی آیا کہ ان کی کتابوں پر انگلیاں اٹھنے لگیں۔

یہی وہ پس منظر ہے جس میں پورے زور کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ

قرآن حکیم نے زندگی کے الجھے مسائل حل کئے

انسانی فکر وخیال کی عمر کافی محدود ہے اس کا اثر ایک وقت تک رہتا ہے اور جب حالات میں تبدیلی آتی ہے تو یہ خیالات افکار پارینہ قرار پاکر حاصل کر لیتے ہیں مگر اسکے ساتھ یہ بھی سو فیصد حقیقت ہے کہ کتاب اللہ ہے ہر دور اور ہر عہد کے وجدیدہ اور مشکل مسائل میں رہبری کا کام انجام دیا ہے۔

قرآن کریم کی تفسیر پر جن لوگوں کی نظر ہے اور جو مسلمانوں کی ذہنی اور فکری تاریخ پر بھی نگاہ رکھتے ہیں وہ بخوبی طور پر جانتے ہیں کہ کس طرح جرأت انگیز طور پر اس کتاب

عبادت صرف اللہ ھی کی کی جائے

ابومحمد سلمان



(سورۃ آل عمران)

دین اسلام اپنے اندر بے شمار خوبیاں لئے ہوئے ہے جن میں چند محاسن اسلام پیش خدمت ہیں۔ اسلام کی یہ خوبی ہے کہ دین اسلام پر یہ حکم ہے کہ ایک اہم فریضہ ہے کہ دین اسلام پر یہ حکم ہے کہ تمام اس دائرہ کار کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ الٰہی عبادت کے طریقہ کو بتلانے کے لئے انسانوں ہی میں سے اپنے پیغمبر کو منتخب فرما کر ان کی جانب اپنے احکام نازل فرماتا ہے اور پیغمبر اپنے قول وعمل سے اللہ کی عبادت کے متعلق لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ انبیاء کرام علیہ السلام سے حضرت آدم علیہ السلام سے جاری سلسلہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ پر مکمل کر دیا۔ یعنی اب کوئی نبی یا رسول اس دنیا میں نئی شریعت لے کر نہیں آئے گا۔ قیامت تک آنے والے اس دین کے لئے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی کتاب کو ایسے محفوظ کیا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لئے) پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدۃ) فرمایئے انسان کی کامیابی وکامرانی کیلئے دین اسلام پر ہی عمل کرنا واحد راستہ ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرنا چاہے گا تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جو سخت نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

اللہ الٰہی عبادت کے طریقہ کو بتلانے کے لئے انسانوں ہی میں سے اپنے پیغمبر کو منتخب فرما کر ان کی جانب اپنے احکام نازل فرماتا ہے اور پیغمبر اپنے قول وعمل سے اللہ کی عبادت کے متعلق لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ انبیاء کرام علیہ السلام سے حضرت آدم علیہ السلام سے جاری سلسلہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ پر مکمل کر دیا۔ یعنی اب کوئی نبی یا رسول اس دنیا میں نئی شریعت لے کر نہیں آئے گا۔ قیامت تک آنے والے اس دین کے لئے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی کتاب کو ایسے محفوظ کیا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لئے) پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدۃ) فرمایئے انسان کی کامیابی وکامرانی کیلئے دین اسلام پر ہی عمل کرنا واحد راستہ ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: جو کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین اختیار کرنا چاہے گا تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جو سخت نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

خالق ومالک اور رزاق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کی کوئی مثال نہیں۔ وہ ہمیشہ والا، دیکھنے والا اور جاننے والا ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ وہ تن تنہا اس پوری کائنات کے نظام کو چلا رہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی نے آفتاب کو چمکنا ہوا بنایا اور اسکے لئے منزلیں مقرر کیں۔ وہی ہے جس کے حکم سے صبح ہوتی ہے اور اسی نے رات کو سکون کا وقت بنایا ہے۔ وہی جاندار چیزوں کو بے جان چیزوں سے اور بے جان چیزوں کو جاندار چیزوں سے نکالنے والا ہے۔ بڑی شان ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اس معبود حقیقی کو ماننے والے تو دنیا میں بہت ہیں لیکن اکثر سب سے زیادہ ذکر کرنے والے، اس کے پیغام کو لے کر دنیا میں گھومنے والے اور اس کے آگے اپنی پیشانی کو جھکنے والے، اس سے اپنی ضرورت مانگنے والے، اس کی رضا کے حصول کے لئے اپنی جان ومال وقت کی قربانی دینے والے، اس کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے رونے والے اس دور میں بھی سب سے زیادہ مسلمان ہی ہیں، بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ کائنات کے باوجود حقیقت میں صرف مسلمان ہی اللہ کی رضامندی کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔

تصوف واسرار

خالد مصطفیٰ صدیقی



حضرت خضر کا ایک واقعہ

ایک مرتبہ حضرت خضرؑ دریا کے کنارے بیٹھے تھے اتنے میں کسی ساتھی نے آکر ان سے سوال کیا کہ ''میں آپ سے اللہ کے واسطے سوال کرتا ہوں مجھے کچھ عنایت فرمائیں۔'' یہ سنکر حضرت خضرؑ پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ جب ہوش میں آئے تو فرمانے لگے ''بھائی میں تو صرف اپنی جان اور ذات کا مالک ہوں۔ تم نے مجھ سے اللہ کے واسطے سوال کیا ہے لہذا میں اپنی ذات تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ تم جس طرح چاہو اس کا استعمال میں لاؤ۔ بازار میں فروخت کرکے اس کی قیمت سے کاٹھ کو اٹھاؤ۔ چنانچہ ساتھی ان کو بازار میں لے گیا اور ایک شخص سامعہ بن راشد کے ہاتھ ان کو فروخت کر دیا۔

سامعہ نے حضرت خضرؑ کو ایک کھدال دے کر کہا کہ اس ساتھ والے پہاڑ سے (جو تین میل دور تھا) محنت مزدوری کرکے لکڑیاں لایا کرو۔ حضرت خضرؑ روزانہ لکڑیاں لاتے اور اپنے مالک کے حوالے کر دیتے۔ اسطرح کچھ عرصہ گزر گیا۔ ایک دن سامعہ نے آپ سے کہا کہ ''اے میرے رب! آپ میرے پاس سے کہیں نہ جائیں۔'' حضرت خضرؑ نے دعا فرمائی اور کچھ دیر شکر بجالانے کے بعد عرض کیا ''اے میرے رب! مجھے اپنی محبت میں آزما دیا ہے۔ اب میرا دل تیرے شکر گزار ہونے کے سوا کسی کام کا نہیں رہا۔ اب مجھے اجازت دے کر جب دریا پر واپس آئے تو دیکھا ایک شخص کھڑا دعا مانگ رہا ہے۔ کہا ''اے میرے رب! آپ مجھ کو خلاق سے رہائی عطا فرما دے اور ان کی یہ دعا قبول فرمائی۔'' یہ دیکھ کر حضرت خضرؑ نے اس شخص سے دریافت کیا کہ ''آخر تم کون ہو؟'' اس شخص نے بتایا کہ میں ہی حضرت ہوں!

''اس کے بعد شاذون نے کہا ''اے حضرتؑ تم نے اپنے لئے رہنے کا مکان بنانا کر دنیا طلب کی ہے!'' (کیونکہ حضرت خضرؑ کا دریا کے کنارے ایک عبادت خانہ تھا) پس یہ سن کر وہ فوراً سمندر میں نکل آئے اور وہیں اللہ کی عبادت میں مصروف ہوگئے۔ اسکے بعد حضرت خضرؑ نے اسی جگہ ایک درخت لگایا اور اسکے سائے میں عبادت شروع کر دی۔ تو شیب نے آواز دی ''اے حضرتؑ! جب تم نے درخت لگایا اور اسکے سائے میں بیٹھ گیا تو تم نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی۔ مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم ہے مجھے دنیا کی محبت میں رضامندی نہیں ہے۔'' اس کے بعد حضرت خضرؑ نے شاذون سے کہا ''اے شاذون دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول فرمالے۔'' چنانچہ شاذون نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمالی۔

مقصد: اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اسی حالت میں راضی رہتے ہیں جو اللہ کو منظور ہو۔ اور یہ تصوف کی اعلیٰ مثال ہے۔

☆☆☆

خدا کے خوف سے رونے کی مقبولیت

(تصوف کی ایک اور مثال)

ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک شخص کی شہادت پر حساب کے بعد گناہ کے باعث دوزخ میں داخل ہونے کا حکم ہوگا تو اس کے آنکھ کا ایک بال عرض کرتا ہے ''اے رب العالمین تیرے محبوب نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو خوف الٰہی سے روئے گا اللہ تعالیٰ اس پر آتش دوزخ کو حرام فرما دے گا لہٰذا تو مجھے اپنی آنکھ سے نکال لے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''آخر تو نے اس کی بخشش طلب کیوں نہیں کی'' وہ بال عرض کرتا ہے ''اے میرے رب تیرے خوف کے سبب۔'' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''میں نے تیرے سبب سے اس کو بخشش دیا، جاؤ اس کو جنت میں لے جاؤ۔''

فرمان الٰہی

ڈاکٹر مولانا صباح اسماعیل ندوی علیک قباء 1124

آفاق وانفس میں آیات الٰہی

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى مِنْهُ مَرْيَبٍ (45) مِنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ (46) إِلَيْهِ يُرَدُّ مِنْ شَهِيدٍ (47) وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ (48) لَا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ (49) وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ (50) وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ (51) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ (52) سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (53) أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ (54)

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی تھی تو اس میں اختلاف پیدا کر دیا گیا اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور یہ لوگ اس کی طرف سے ایک الجھن میں ڈال دینے والے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔☆☆

جو صالح عمل کرے گا تو اپنے ہی لئے کرے گا اور جو برائی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر آئے گا اور تمہارا رب بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا نہیں ہے۔☆☆

اور قیامت کے علم کا معاملہ صرف اسی سے متعلق ہے۔ اور کوئی پھل اپنے غلاف سے باہر نہیں نکلتا اور نہ کوئی مؤنث حاملہ ہوتی اور نہ جنتی ہے مگر اسی کے علم سے۔ اور جس دن وہ ان کو پکارے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں تو وہ کہیں گے کہ ہم نے تجھ سے عرض کر دیا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس کا گواہ نہیں رہا۔☆☆

اور جن کو وہ پہلے پکارتے رہے تھے وہ سب ہوا ہو جائیں گے اور وہ سمجھ لیں گے کہ اب ان کے لیے کوئی مفر باقی نہیں رہا۔☆☆

اور انسان خیر کی دعا سے نہیں تھکتا اور اگر اس کو کوئی شر پہنچ جائے تو مایوس دل شکستہ ہو جاتا ہے۔☆☆

اور اگر ہم اس کو اپنی رحمت کا مزا چکھا دیتے ہیں اس ضرر کے بعد جو اس پر پہنچی ہوتی ہے تو کہتا ہے، یہ تو میرا حق ہی ہے اور میں قیامت کے ہونے کا گمان نہیں رکھتا اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا گیا تو بہرے ہے لیے اس کے پاس بھی بہتری ہی ہے۔ پس ہم ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا، ان کے اعمال سے ضرور آگاہ کریں گے اور ان کو ایک سخت عذاب کا مزا لازماً چکھا ئیں گے۔☆☆

اور جب ہم نے انسان پر انعام کیا تو اس نے اعراض کیا اور اپنا پہلو بدل لیا اور پھر جب وہ ضرر سے دوچار ہوا تو بھی چوڑی دعائیں کرنے والا بن گیا۔☆☆

ان سے کہہ دیجئے، بتاؤ! کہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو ایک نہایت دور کی مخالفت میں پڑا ہوا ہے۔☆☆

ہم ان کو اپنی آیتیں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اندر بھی، حتیٰ کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یہ قرآن یقیناً حق ہے۔ اور کیا تیرے رب کے ہر چیز پر شاہد ہونا کافی نہیں ہے!☆☆

سن لو کہ یہ لوگ اپنے رب سے ملاقات کے بارے میں شک میں ہیں! سن لو، کہ وہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے!☆☆

آیت: 45-54 ——سورہ: حٰمٓ السجدہ —— پارہ: 24-25 —— رکوع: 6

یہاں اس رکوع میں اللہ رب العالمین نے انسان اور انسانی دنیا کے متعدد حقائق کے ذکر کے ساتھ ایک اہم ترین بات یہ بیان فرمائی ہے کہ ''ہم ان کو اپنی آیتیں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اندر بھی، حتیٰ کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یہ قرآن یقیناً حق ہے۔'' ہم ان کو اپنی آیتیں، قرآن مجید کی شکل میں اور دوسری کونی Universal آیات۔ اور ان دونوں کو آیات یا Signs اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ دونوں ہی انسان کی خدا کے کائنات تک رسائی کو ممکن بناتی ہیں۔ قرآنی آیات تو قرآن مجید کی تشریح کے ساتھ مکمل ہو گئیں مگر کونی آیات قیامت تک لوگوں کے سامنے آتی رہیں گی اور ان کو اللہ تک پہنچنے کا راستہ دکھاتی رہیں گی۔ جو بھی کوئی آیت کو قرآنی آیت کی روشنی میں دیکھے اور سمجھنے کی کوشش کرے گا وہ بہت آسانی سے اللہ رب العالمین تک پہنچ جائے گا۔

اس دنیا میں موجود ہر وہ چیز جو سائنس کا موضوع بن سکتی ہے وہ کونی آیت الٰہی ہے۔ قرآن جس طرح اللہ کی کتاب ہے یہ کائنات بھی اسی کی تخلیق ہے۔ قرآن اللہ کا قول ہے اور کائنات اللہ کا فعل۔ قرآن کی آیتیں ہیں یا کائنات کی آیتیں، دونوں ہی انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے فریضہ انجام دیتی ہیں۔ جس طرح یہ کہنا کہ اللہ کے قول اور فعل میں تضاد ہو اسی طرح یہ بھی کہنا صحیح نہیں ہے کہ قرآن اور سائنس میں کوئی ایسا تضاد ہو جو دونوں کے اختلاف اور ٹکراؤ کا سبب ہے۔ اگر کبھی کوئی بظاہر اختلاف ہو بھی تو یہ سمجھنے اور برتنے کے نقص کی وجہ سے ہوگا۔ ایسا کبھی بار ہا ہو بھی چکا ہے اور بعد میں یہ ثابت بھی ہو گیا ہے کہ در اصل قرآن اور سائنس کا آپس میں کوئی اختلاف ہے ہی نہیں۔ قرآن نے چودہ سو سال قبل علم کے دور دراز میں جو باتیں بتائی ہیں انہیں ہر بار سائنس نے تحقیق ہی پہنچائی ہے۔ سائنس وٹکنالوجی کے اس ترقی یافتہ اور سائنسی ترین دور میں سائنٹ آئے دن اپنی تمام تر ایجادات و اختراعات قرآن اور سائنس کی باہمی ہم آہنگی کا اعلان کرتے ہوئے یہ بتاتی ہیں کہ قرآن ہی خدا کی کتاب ہے جس نے یہ کائنات بنائی ہے اور جو تمام عالموں کا واحد رحمان ورحیم رب ہے۔

آج اگر دنیا سائنس کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے تو اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا کے کائنات کی طرف دوڑ رہی ہے۔ کائنات میں موجود ہر ذرہ اپنے خالق ومالک کا جلوہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ انسان جب اس کی حقیقت سے آگاہ ہوگا تو اس کے مالک سے بھی واقف ہوگا۔ مالک اور اس کا مالک یعنی ایمان اور کفر بھی انسان ہی رہے گا کہ یہ اقتدار انسانوں کے مالک نے ان کو عطا کیا ہے محرم اتفاق حق اور ابطال باطل ہو کر رہے گا۔ یہ خدا کا اعلان ہے۔ یہی بات یہاں بتائی گئی ہے کہ ایک دن آئے گا کہ آفاق وانفس میں موجود ہر شے خدا کی خدائی کی حقیقت کا اعلان کرے گی۔ ذرہ ذرہ گواہی دے گا کہ خدا برحق ہے۔ خدا کا کلام برحق ہے۔ خدا کے رسول برحق ہیں۔

''ہم ان کو اپنی آیتیں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کے اندر بھی، حتیٰ کہ ان پر واضح ہو جائے کہ یہ قرآن یقیناً حق ہے''۔ انسان کے اندر کی دنیا، انسان کے باہر کی دنیا، زمین سے لے کر آسمان سے اوپر کی دنیا، سب دنیاؤں کا مالک ایک ہے۔ وہی خدا ہے رحمان ورحیم۔ کیا انسان کا رب اور پروردگار ہے۔ اور یہ وہ حقیقت ہے جو ایک دن سائنس خود پوری دنیا کے سامنے ثابت کر کے دکھا دے گی۔☆☆☆

نعت پاک

سعید رحمانی۔ کلنک

مری سوچوں میں طیبہ کا حسیں منظر مہکتا ہے
نبی کا نام لیتا ہوں تو گھر کا گھر مہکتا ہے
چلی آتی ہے ان کی یاد جب میرے خیالوں میں
تو اس کی روشنی سے اپنے دل کا در مہکتا ہے
فضائیں بھی معطر ہیں قسیم جسم اطہر سے
گلوں میں ان کا انداز حیا پرور مہکتا ہے
مہک اٹھتی ہے دنیا نقرئی کرنوں کی خوشبو سے
عرب کے چاند کا جب چہرۂ انور مہکتا ہے
سعید ان کی ثنا کا منفرد انداز ہے یہ بھی
مرے شعروں کے ہر اک لفظ کا پیکر مہکتا ہے

کورونا وائرس سے متعلق چند بنیادی سوالات اور ان کے جواب



دنیا میں جیسے جیسے کووڈ- 19 نامی کورونا وائرس سے متاثر ممالک کی تعداد بڑھتی جارہی ہے عام آدمی کے ذہن میں اس بیماری کے بارے میں نت نئے سوالات جنم لے رہے ہیں۔

دنیا بھر میں کورونا وائرس سے اب تک 82000 افراد متاثر ہو چکے ہیں جن میں سے 78000 صرف چین میں ہیں۔ اس وائرس سے اب تک ہلاک ہونے والوں کی تعداد 2800 ہوچکی ہے۔

یہ مرض اب تک پاکستان سمیت دنیا کے 40 ممالک میں پھیل چکا ہے اور اسے عالمی صحت کے حوالے سے ایمرجنسی قرار دیا گیا ہے۔

جیسا کہ یہ وائرس کھانسی کے ذریعہ انسان سے انسان میں منتقل ہوتا ہے لہذا یہ ضروری ہے کہ الکوحل سے بنے ہینڈ سینیٹائزر یا گرم پانی اور صابن سے بار بار ہاتھ دھوئیں اور چہرے کو بار بار چھونے سے اجتناب کریں۔

اس کے علاوہ، آپ کو کسی بھی ایسے شخص سے رابطے سے گریز کرنا چاہیے جسے کھانسی، زکام یا بخار کے شکایت ہو۔ جو بھی شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ کورونا وائرس سے متاثر ہے اسے فوراً اپنے معالج سے رابطہ کرنا چاہیے۔

بی بی سی نیوز کی ہیلتھ ٹیم نے اس وبا کے متعلق قارئین کے مختلف بنیادی سوالات کے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔

دمہ کے مریضوں کے لیے یہ وائرس کتنا خطرناک ہے؟

سانس کی بیماری کا شکار کرنے والے کورونا وائرس جیسے وائرس سے دمہ کی علامات بڑھ سکتی ہیں۔

دمہ کی بیماری کے حوالے سے برطانوی ادارے ایزی تھایو کے ایسے افراد کو جو اس وائرس سے تشویش میں مبتلا ہیں اپنے دمے کی بیماری پر قابو پانے کے لیے چند ہدایات پر عمل کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ ان ہدایات میں ڈاکٹر کا تجویز کردہ انہیلر کا روزانہ استعمال شامل ہے۔

اس سے کورونا وائرس سمیت کسی بھی سانس کے وائرس سے دمہ کے حملے کے خطرے کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

اگر آپ کے دمے کی علامات کسی بھی وقت بگڑ جائیں تو فوراً اپنے معالج سے رابطہ کریں۔

اگر آپ کے کسی قریبی ساتھی کو کورونا وائرس کی وجہ سے قرنطینہ میں رکھا گیا ہے تو کیا آپ کو بھی قرنطینہ میں رہنا چاہیے؟

اس ضمن میں متعدد اداروں نے کورونا وائرس کے خلاف احتیاطی تدابیر اپناتے ہوئے عملے کو گھر سے کام کرنے کو کہا ہے۔ یہ فیصلہ ان کمپنوں کے چند ملازمین کی متاثرہ ممالک سے واپسی کے بعد ان میں کورونا وائرس کی علامات ظاہر ہونے کے بعد کیا گیا ہے۔

لیکن برطانوی ادارے پبلک ہیلتھ انگلینڈ (پی ایچ ای) کا کہنا ہے کہ عملے کو کام سے گھر بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ زیادہ تر مشتبہ کیسز کے نتائج منفی نکلتے ہیں۔ برطانوی ادارہ برائے صحت دفتروں کو بند کرنے کی سفارش نہیں کرتا ہے یہاں تک کہ اگر کورونا وائرس کا کوئی تصدیق شدہ کیس بھی ہو۔ برطانوی حکام صرف ان افراد کو خود ساختہ قرنطینہ کا مشورہ دیتے ہیں:

جو کورونا وائرس کے ٹیسٹ کے نتائج کا انتظار کررہے ہیں

جن کا تصدیق شدہ متاثرہ افراد کے ساتھ قریبی رابطہ رہا ہو

جنھوں نے حال ہی میں متاثرہ ممالک کا دورہ کیا ہو

کیا ایسے افراد جن کو پہلے ہی نمونیا ہو چکا ہے وہ کورونا وائرس سے متاثر ہوسکتے ہیں؟

یہ نیا کورونا وائرس بہت کم تعداد میں افراد کو نمونیا میں مبتلا کرسکتا ہے۔ صرف ان افراد میں اس کا خطرہ موجود ہے جن کے پھیپھڑے پہلے ہی سے کمزور یا خراب ہوں۔ مگر کیونکہ یہ کورونا وائرس کی ایک نئی قسم ہے اور کوئی بھی اس سے محفوظ نہیں ہے اس لیے یہ نیا وائرس کسی بھی طرح کے پھیپھڑوں کی بیماری یا نمونیا کا سبب بن سکتا ہے۔

عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ کورونا وائرس کے خلاف ویکسین دستیاب ہونے میں ابھی 18 ماہ کا وقت لگ سکتا ہے۔

حاملہ خواتین اگر کورونا وائرس سے متاثر ہو جائیں تو ان کو کیا خطرہ ہوسکتا ہے؟

سائنسدانوں کے پاس ایسی کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ یہ کہہ سکیں کہ حاملہ خواتین کو اس وائرس سے متاثر ہونے کا زیادہ خطرہ ہے۔

اپنے آپ کو وائرس سے بچانے کے لیے حفظان صحت کے آسان مشوروں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ان میں اکثر اپنے ہاتھوں کو صابن اور پانی سے اچھی طرح دھونا، اپنے چہرے، آنکھوں یا منہ کو گندے ہاتھوں سے نہ چھونا اور بیمار لوگوں سے دور رہنا شامل ہے۔

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو کورونا وائرس سے متاثر ہوگئے ہیں، یا کسی ایسے شخص کے ساتھ رابطے میں رہے ہیں جسے اس وائرس نے متاثر کیا یا کسی ایسے متاثرہ ملک کا سفر کیا ہو تو آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ آپ اپنے گھر میں رہیں اور ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

کیا کورونا وائرس فلو سے زیادہ نقصان دہ ہے؟

ابھی ان دونوں بیماری کا براہ راست موازنہ کرنا قبل از وقت ہے لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ دونوں وائرس انتہائی خطرناک ہیں۔

اوسطاً کورونا وائرس سے متاثرہ شخص دو سے تین دیگر افراد کو انفیکشن منتقل کرتے ہیں جبکہ فلو سے متاثرہ افراد اسے قریباً ایک دوسرے شخص تک پہنچاتے ہیں۔

تاہم، فلو سے متاثرہ افراد دوسروں کے لیے زیادہ تیزی سے متعدی ہو جاتے ہیں لہذا دونوں وائرس آسانی سے پھیل سکتے ہیں۔

کیا یہ وائرس جنگلی حیات کے ذریعہ پھیل سکتا ہے؟

اس بات کا پتہ لگانے کی کوشش کی جارہی ہے مہلک کورونا وائرس جانوروں سے انسانوں میں کیسے منتقل ہوا اور یہ تقریباً یقینی ہے کہ چین میں کورونا وائرس کی ابتدائی وبا، کسی جانور کے ذریعہ ہی شروع ہوئی تھی۔ اس نئے انفیکشن کے ابتدائی واقعات کا سراغ جنوبی چین کی ہی ڈوبھل سیل مارکیٹ سے ملتا ہے، جہاں زندہ جنگلی جانور بھی فروخت ہوتے جن میں مرغی، پنگاڈز اور سانپ شامل ہیں۔

البتہ کوئی جانور اس وائرس کو انسانی میں منتقل کرنے کا ذریعہ نہیں ہوسکتا ہے۔

چین سے باہر رہنے والے افراد کے لیے کسی جانور سے وائرس سے متاثر ہونے کے امکانات بہت کم ہیں۔ ہم اس وقت اس وبا کے مختلف مرحلوں پر ہیں جہاں یہ انسان سے انسان میں پھیل رہا ہے اور یہ ہی اصل خطرہ ہے۔

کیا کورونا وائرس کھڑکی اور دروازے کے ہینڈل کو ہاتھ لگانے سے بھی پھیل سکتا ہے؟

اگر کوئی متاثرہ شخص کھانسی کرتے ہوئے اپنے ہاتھ منہ پر رکھتا ہے اور پھر کسی چیز کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ چیز متاثر ہوجاتی ہے۔ دروازے کے ہینڈل اس کی اچھی مثال ہیں جہاں اس وائرس کے ہونے کا امکان ہو سکتے ہیں۔

تاہم اس بات کا ابھی تک علم نہیں ہے کہ یہ نیا کورونا وائرس اس طرح کی سطحوں پر کتنی دیر تک زندہ رہ سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کی عمر دنوں کی بجائے گھنٹوں میں ہے لیکن یہ بہتر ہے کہ آپ باقاعدگی سے ہاتھ دھوئیں تاکہ وائرس سے متاثر ہونے اور پھیلنے کا امکان کم ہو۔

کیا موسم اور درجہ حرارت کورونا وائرس کے پھیلاؤ پر اثر ڈالتا ہے؟

ہمیں ابھی اس وائرس کے متعلق بہت کچھ جاننا باقی ہے۔ یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ موسمی یا درجہ حرارت میں تبدیلی اس کے پھیلاؤ پر کوئی اثرات مرتب کریں گے یا نہیں۔

چند دیگر وائرس جیسا کے فلو موسمیاتی تبدیلی کے ساتھ اپنے اثرات مرتب کرتا ہے جیسا کہ موسم سرما میں یہ بڑھ جاتا ہے۔

مارس اور اس طرح کے دیگر وائرس کے متعلق چند تحقیق یہ ظاہر کرتی ہیں کہ یہ آپ وہوا کے حالات سے متاثر ہوتے ہیں جو کرم منہوں میں قدرے زیادہ تیزی سے پھیلتے ہیں۔

کیا آپ متاثرہ شخص کے تیار کردہ کھانے سے اس وائرس سے متاثر ہوسکتے ہیں؟

اگر کوئی کورونا وائرس سے متاثرہ شخص کھانا تیار کردہ ہے اور اس دوران حفظان صحت اور صفائی کا خیال نہیں رکھتا تو ممکنہ طور پر اس سے کوئی شخص متاثر ہوسکتا ہے۔ کورونا وائرس کھانسی کے دوران منہ پر ہاتھ رکھنے سے پھیل سکتا ہے اور اگر ایسے میں متاثرہ شخص نے ہاتھ اچھی طرح دھو کر کھانا تیار نہیں کیا تو اس کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔ لہذا کھانے کو چھونے اور کھانے سے قبل اچھی طرح ہاتھ دھوئیں تاکہ اس کے جراثیم کو پھیلنے سے روکا جاسکے۔

اگر آپ ایک مرتبہ کورونا وائرس سے متاثر ہوچکے ہیں تو کیا اس وائرس کے خلاف آپ کی مدافعت بڑھ جاتی ہیں؟

جب لوگ کسی انفیکشن یا بیماری سے صحت یاب ہوجاتے ہیں تو ان کے جسم میں اس بیماری سے دوبارہ لڑنے کی کچھ یادداشت رہ جاتی ہے۔ تاہم یہ ہی جہاں یہ انسان سے انسان میں پھیل رہا ہے اور یہ ہی اصل خطرہ ہے۔ ہم اس وقت اس وبا کے مختلف مرحلوں پر ہیں جہاں یہ انسان سے انسان میں پھیل رہا ہے اور یہ ہی اصل خطرہ ہے۔ ہم اس وقت اس وبا کے مختلف مرحلوں پر ہیں جہاں یہ انسان سے انسان میں پھیل رہا ہے اور یہ ہی اصل خطرہ ہے۔

کیا کورونا وائرس کھڑکی اور دروازے کے ہینڈل کو ہاتھ لگانے سے بھی پھیل سکتا ہے؟

اگر کوئی متاثرہ شخص کھانسی کرتے ہوئے اپنے ہاتھ منہ پر رکھتا ہے اور پھر کسی چیز کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ چیز متاثر ہوجاتی ہے۔ دروازے کے ہینڈل اس کی اچھی مثال ہیں جہاں اس وائرس کے ہونے کا امکان ہو سکتے ہیں۔

تاہم اس بات کا ابھی تک علم نہیں ہے کہ یہ نیا کورونا وائرس اس طرح کی سطحوں پر کتنی دیر تک زندہ رہ سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کی عمر دنوں کی بجائے گھنٹوں میں ہے لیکن یہ بہتر ہے کہ آپ باقاعدگی سے ہاتھ دھوئیں تاکہ وائرس سے متاثر ہونے اور پھیلنے کا امکان کم ہو۔

کیا موسم اور درجہ حرارت کورونا وائرس کے پھیلاؤ پر اثر ڈالتا ہے؟

ہمیں ابھی اس وائرس کے متعلق بہت کچھ جاننا باقی ہے۔ یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ موسمی یا درجہ حرارت میں تبدیلی اس کے پھیلاؤ پر کوئی اثرات مرتب کریں گے یا نہیں۔

چند دیگر وائرس جیسا کے فلو موسمیاتی تبدیلی کے ساتھ اپنے اثرات مرتب کرتا ہے جیسا کہ موسم سرما میں یہ بڑھ جاتا ہے۔

مارس اور اس طرح کے دیگر وائرس کے متعلق چند تحقیق یہ ظاہر کرتی ہیں کہ یہ آپ وہوا کے حالات سے متاثر ہوتے ہیں جو کرم منہوں میں قدرے زیادہ تیزی سے پھیلتے ہیں۔

کیا آپ متاثرہ شخص کے تیار کردہ کھانے سے اس وائرس سے متاثر ہوسکتے ہیں؟

اگر کوئی کورونا وائرس سے متاثرہ شخص کھانا تیار کردہ ہے اور اس دوران حفظان صحت اور صفائی کا خیال نہیں رکھتا تو ممکنہ طور پر اس سے کوئی اور شخص متاثر ہوسکتا ہے۔ کورونا وائرس کھانسی کے دوران منہ پر ہاتھ رکھنے سے پھیل سکتا ہے اور اگر ایسے میں متاثرہ شخص نے ہاتھ اچھی طرح دھو کر کھانا تیار نہیں کیا تو اس کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔ لہذا کھانے کو چھونے اور کھانے سے قبل اچھی طرح ہاتھ دھوئیں تاکہ اس کے جراثیم کو پھیلنے سے روکا جاسکے۔

اگر آپ ایک مرتبہ کورونا وائرس سے متاثر ہوچکے ہیں تو کیا اس وائرس کے خلاف آپ کی مدافعت بڑھ جاتی ہیں؟

جب لوگ کسی انفیکشن یا بیماری سے صحت یاب ہوجاتے ہیں تو ان کے جسم میں اس بیماری سے دوبارہ لڑنے کی کچھ یادداشت رہ جاتی ہے۔ تاہم یہ ہی جہاں یہ انسان سے انسان میں پھیل رہا ہے اور یہ ہی اصل خطرہ ہے۔ ہم اس وقت اس وبا کے مختلف مرحلوں پر ہیں جہاں یہ انسان سے انسان میں پھیل رہا ہے اور یہ ہی اصل خطرہ ہے۔

کیا کورونا وائرس کھڑکی اور دروازے کے ہینڈل کو ہاتھ لگانے سے بھی پھیل سکتا ہے؟

اگر کوئی متاثرہ شخص کھانسی کرتے ہوئے اپنے ہاتھ منہ پر رکھتا ہے اور پھر کسی چیز کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ چیز متاثر ہوجاتی ہے۔ دروازے کے ہینڈل اس کی اچھی مثال ہیں جہاں اس وائرس کے ہونے کا امکان ہو سکتے ہیں۔

تاہم اس بات کا ابھی تک علم نہیں ہے کہ یہ نیا کورونا وائرس اس طرح کی سطحوں پر کتنی دیر تک زندہ رہ سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس کی عمر دنوں کی بجائے گھنٹوں میں ہے لیکن یہ بہتر ہے کہ آپ باقاعدگی سے ہاتھ دھوئیں تاکہ وائرس سے متاثر ہونے اور پھیلنے کا امکان کم ہو۔

کیا موسم اور درجہ حرارت کورونا وائرس کے پھیلاؤ پر اثر ڈالتا ہے؟

ہمیں ابھی اس وائرس کے متعلق بہت کچھ جاننا باقی ہے۔ یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ موسمی یا درجہ حرارت میں تبدیلی اس کے پھیلاؤ پر کوئی اثرات مرتب کریں گے یا نہیں۔

چند دیگر وائرس جیسا کے فلو موسمیاتی تبدیلی کے ساتھ اپنے اثرات مرتب کرتا ہے جیسا کہ موسم سرما میں یہ بڑھ جاتا ہے۔

مارس اور اس طرح کے دیگر وائرس کے متعلق چند تحقیق یہ ظاہر کرتی ہیں کہ یہ آپ وہوا کے حالات سے متاثر ہوتے ہیں جو کرم منہوں میں قدرے زیادہ تیزی سے پھیلتے ہیں۔

کیا آپ متاثرہ شخص کے تیار کردہ کھانے سے اس وائرس سے متاثر ہوسکتے ہیں؟

اگر کوئی کورونا وائرس سے متاثرہ شخص کھانا تیار کردہ ہے اور اس دوران حفظان صحت اور صفائی کا خیال نہیں رکھتا تو ممکنہ طور پر اس سے کوئی اور شخص متاثر ہوسکتا ہے۔ کورونا وائرس کھانسی کے دوران منہ پر ہاتھ رکھنے سے پھیل سکتا ہے اور اگر ایسے میں متاثرہ شخص نے ہاتھ اچھی طرح دھو کر کھانا تیار نہیں کیا تو اس کے امکان بڑھ جاتے ہیں۔ لہذا کھانے کو چھونے اور کھانے سے قبل اچھی طرح ہاتھ دھوئیں تاکہ اس کے جراثیم کو پھیلنے سے روکا جاسکے۔

اگر آپ ایک مرتبہ کورونا وائرس سے متاثر ہوچکے ہیں تو کیا اس وائرس کے خلاف آپ کی مدافعت بڑھ جاتی ہیں؟

جب لوگ کسی انفیکشن یا بیماری سے صحت یاب ہوجاتے ہیں تو ان کے جسم میں اس بیماری سے دوبارہ لڑنے کی کچھ یادداشت رہ جاتی ہے۔ تاہم یہ ہی

سپورٹس صورت حال

کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے "صورتحال" کو ان نمبرات پر فون کریں:
0194-2477545, 9419069641

ٹیم کے اسکور کو تیز رفتار فراہم کی۔ جواب میں تمل ناڈو کی ٹیم نے ہدف حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی

مدھیہ پردیش نے آسام کو 131 رن سے روند دیا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

سید مشتاق علی ٹرافی کے ایلیٹ گروپ کے ایک مقابلے میں مدھیہ پردیش نے بیٹر کے روز آسام کو 131 رن کے بڑے فرق سے شکست دے دی۔ نیو چنڈی گڑھ کے پی سی اے انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں مدھیہ پردیش نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے مقررہ 20 اوور میں 6 وکٹ کے نقصان پر 250 رن بنائے۔ مدھیہ پردیش کی جانب سے رجت پاٹیدار نے آسام کے گیند بازوں کی جم کر خبر لیتے ہوئے 48 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 135 رن بنائے۔ ان کا ساتھ شبھانگ کمار نے خوفی دیا، جنہوں نے 38 گیندوں پر 61 رن کی اننگز کھیلی۔ دونوں بلے بازوں نے اہم شراکت داری کر کے نہ صرف کوبڑے اسکور تک پہنچایا، آخر سنگھ نے 13 گیندوں پر 23 اور آرشت رگھوونشی نے 11 گیندوں پر 19 رن بنائے۔ آسام کی جانب سے آکاش سین گپتا نے تین اور مرکی دتہ نے دو وکٹ حاصل کیے۔ ہدف کے تعاقب میں آسام کی پوری ٹیم 4.17 اوور میں 119 رن پر سمٹ گئی۔ شیشنکر ریائے نے سب سے زیادہ 32 رن بنائے، جبکہ ساحل سین نے 20 اور پردیومن سالکیا نے 18 رن کا تعاون دیا۔ مدھیہ پردیش کی جانب سے کمار کارتکیہ نے 17 رن دے کر تین وکٹ حاصل کیے، جبکہ ابھیش خان اور راہل باتھم نے دو دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ جموں وکشمیر نے تمل ناڈو کو 60 رن سے ہرایا۔ اندور کے ہولکر اسٹیڈیم میں کھیلے گئے ایک دلچسپ مقابلے میں جموں وکشمیر نے تمل ناڈو کو 6 رن سے شکست دی۔ پہلے بلے بازی کرتے ہوئے جموں وکشمیر نے 7 وکٹ کے نقصان پر 201 رن بنائے۔ کامران اقبال نے 37 گیندوں پر 70 رن اور شبھم گھوریا نے 34 گیندوں پر 53 رن کی شاندار اننگز کھیلی۔ عبدالصمد نے محض 14 گیندوں پر 29 رن بنا کر ٹیم کے اسکور کو تیز رفتار فراہم کی۔ جواب میں تمل ناڈو کی ٹیم نے ہدف حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی، امیت ساتوک نے 31 گیندوں پر 67 رن بنائے، جبکہ نارائن جگدیشن نے 35 اور آر وراج کمار نے صرف 10 گیندوں پر 24 رن کا تعاون دیا۔ تاہم جموں وکشمیر کے گیند بازوں نے اہم موقعوں پر وکٹ حاصل کر کے تمل ناڈو کو 9 وکٹ پر 195 رن تک محدود رکھا۔ لون ناصر مظفر نے تین وکٹ حاصل کیے، جبکہ سہیل کمار اور پرمیش شرما نے دو دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ کمران اقبال کو پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔ اتر اکھنڈ نے کوا کو 5 وکٹ سے دی۔ شکست کو کلاتا کے ایڈن گارڈنز میں اتر اکھنڈ نے گوا کو 5 وکٹ سے شکست دی۔ گوا کی ٹیم 19.4 اوور میں 168 رن بنا کر آل آؤٹ ہوئی۔ ابھی فوجیر اتانے 36 گیندوں پر 76 رن کی جارحانہ اننگز کھیلی۔ اتر اکھنڈ کی جانب سے درشن مسال، میانک مشرا، اویناش سدھا اور رنکے جوئی نے دو دو وکٹ حاصل کیے۔ ہدف کے تعاقب میں اتر اکھنڈ نے 18.1 اوور میں 5 وکٹ کے نقصان پر 174 رن بنا کر میچ اپنے نام کر لیا۔ تیجسوی بھوسال نے 20 گیندوں پر 46 رن بنا کر ٹیم کو تیز شروعات دی، جبکہ آروہی ماجن نے 38 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 60 رن کی اہم اننگز کھیلی۔ کنال چندیلا 12 رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔

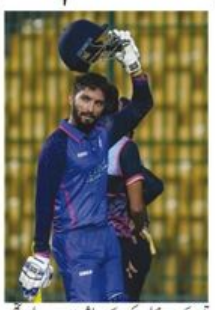

چوتھے سیزن کی نیلامی میں آٹھوں ٹیموں کی مجموعی قیمت 40.10 کروڑ روپے سے تجاوز

(بیو این آئی)

انڈین اسٹریٹ پریمیئر لیگ (آئی ایس پی ایل) کے چوتھے سیزن کے لیے کھلاڑیوں کی نیلامی میں آٹھوں فرنچائز نے اپنی ٹیمیں مکمل کر لی ہیں۔ ٹینس بال سے کھیلے جانے والے اس ٹی 10 کرکٹ ٹورنامنٹ کی نیلامی میں مجموعی طور پر 144 کھلاڑیوں پر بولی لگائی گئی اور تمام ٹیموں کی مشترکہ مالیت 40.10 کروڑ روپے سے زیادہ رہی۔ احمد آباد لائنز نے آل راؤنڈر سروش پرمانک کو 55.28 لاکھ روپے میں خرید کر نیلامی کا سب سے مہنگا کھلاڑی بنایا۔ وہیں ماجی ممبئی کے ری ٹین کیے گئے آل راؤنڈر راحیفیک ڈاہور 65.34 لاکھ روپے کی قیمت کے ساتھ تمام کھلاڑیوں میں سرفہرست رہے۔ ماجی ممبئی نے رائٹ ٹو ٹیچ (آر ٹی ایم) کا استعمال کرتے ہوئے گزشتہ سیزن کے کپتان وجے پاٹے کو 40.23 لاکھ روپے میں دوبارہ ٹیم میں شامل کیا۔ فالکن رائزرز حیدرآباد نے گیند باز انور اگر سرفراز کو 22 لاکھ روپے میں خریدا، جبکہ آل راؤنڈر پردیون کمار کو آر ٹی ایم کے ذریعے 50.21 لاکھ روپے میں دوبارہ ٹیم میں شامل کیا۔ احمد آباد لائنز نے اپنی بلے بازی کو مضبوط بنانے کے لیے فردین قاضی کو 50.20 لاکھ اور سنیے قوجیا کو 25.20 لاکھ روپے میں خریدا۔ چینی سنگھر نے آر ٹی ایم کا استعمال کرتے ہوئے کپتان مہاتما کے 05.20 لاکھ روپے میں دوبارہ ٹیم میں شامل کیا۔ نیلامی کے دوران آئی ایس پی ایل کی گورننگ کونسل کے اراکین کے ساتھ کابینہ وزیر آفتیش شیلار، چین تندولکر اور سورج سامت بھی موجود تھے۔ اس موقع پر چیف سلیکٹر جتن پرانجپے اور پردیون آمرے کے علاوہ ٹائیگرز آف کولکاتا فرنچائز کے شریک مالک سیف علی خان اور کریئر کپور خان بھی موجود تھیں۔ آئی ایس پی ایل نے کھلاڑیوں کے انتخاب کے طریقہ کار میں تبدیلی کرتے ہوئے سہ مرحلہ نیلامی کو ختم کر دیا ہے اور مکمل طور پر ڈرا پر مبنی اور ٹیکنالوجی سے چلنے والا نظام اپنایا ہے۔



سچن تیندولکر نے برطانیہ کے پرنس ولیم اور شہزادی کیٹ کے ساتھ کھیلی گلی کرکٹ

(بیو این آئی)

ہندوستانی کرکٹ کے عظیم کھلاڑی سچن تیندولکر نے یو کے کی سیچ برطانیہ کے پرنس آف ویلز ولیم اور پرنسز آف ویلز کیٹ کے ساتھ لندن میں گلی کرکٹ کھیلی۔ بارڈ اسٹیڈیم میں منعقدہ اس خصوصی سیشن کے دوران وہاں موجود اسکولی بچوں نے تینوں کی حوصلہ افزائی کی اور کرکٹ کا خوب لطف اٹھایا۔ سچن نے مہمان کے سامنے اپنی کھیل کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کی۔ کرکٹ سیشن سے پہلے سچن نے پرنس ولیم اور شہزادی کیٹ کے ساتھ کلبرو والی چائے کا بھی لطف اٹھایا۔ تینوں کو تریب کی ایک دکان پر مٹی کے کلہڑ میں چائے پیتے ہوئے دیکھا گیا۔ برطانیہ کا شاہی جوڑا تین روزہ ہندوستانی دورے پر ہے۔ وہ ممبئی میں پہلے سالانہ ارتھ شاٹ پرائز کی تقریب میں شرکت کے لیے پہنچا ہے۔ منگل کو ایوارڈ تقریب میں شرکت کرنے کے بعد وہ ایوارڈ یافتہ ماہرین ماحولیات سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد وہ ممبئی کے مشہور ڈبہ والوں سے ملاقات کریں گے۔ ان ڈبہ والوں کی خدمات کو ہارورڈ بزنس اسکول کے ایک کیس اسٹڈی میں بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ ممبئی کے ایک اسکول میں بچوں سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد وہ ایک ریستوران میں ممبئی کے مشہور وڑا پاؤ کا لطف اٹھائیں گے۔ اس کے بعد وہ ایک ریستوران میں ممبئی کے مشہور وڑا پاؤ کا لطف اٹھائیں گے۔



آئی سی سی کا دوسری بار چیئرمین منتخب ہونے پر جے شاہ کو ہندوستانی کرکٹ حلقوں کی مبارکباد

(ہندوستان سماچار)

انہوں نے لکھا، "جے شاہ بھائی، آئی سی سی کے چیئرمین کے طور پر ایک اور سخت مدت کے لیے مبارکباد۔ آپ کی قیادت پر غیر معمولی اعتماد خود بہت کچھ بیان کرتا ہے۔ امید ہے کہ آپ کرکٹ کو مزید بلندیوں تک پہنچائیں گے۔" ڈی ڈی سی اے کے صدر روہن جیٹلی نے کہا کہ آئی سی سی کے صدر کے طور پر دوسری مدت کے لیے دوبارہ منتخب ہونا جے شاہ کی اہم کامیابی ہے۔ یہ کرکٹ کے لیے ایک اہم وقت ہے، کیونکہ کھیل نئے مواقع کو اپنانے کی تیاری کر رہا ہے۔ ان میں اس اولمپکس اوپننگ 2028 میں کرکٹ کی واپسی بھی شامل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کھیل کی عالمی ترقی کو رفتار دینے، اس کے نظام کو مضبوط بنانے اور نئے شائقین تک پہنچانے میں بے شاہ کی قیادت اہم کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے اس اہم ذمہ داری کے لیے جے شاہ کو مسلسل کامیابی کی نیک خواہشات پیش کیں۔ ہندوستانی بلے باز کے ایل راہل نے بھی مبارکباد دیتے ہوئے لکھا، "مبارک ہو جے بھائی۔ آپ کو کرکٹ کو مزید بلندیوں تک لے جاتے ہوئے دیکھنے کے لیے پرجوش ہوں۔" ہندوستان کی سابق کپتان اور عظیم بلے باز متالی راج نے جے شاہ کی اور اہلیہ کی اور خواتین کی کرکٹ کی ترقی کے لیے مواقع پیدا کرنے کے عزم کی تعریف کی۔ انہوں نے لکھا، "آئی سی سی کے چیئرمین کے طور پر دوبارہ منتخب ہونے پر مبارکباد، جے شاہ سر۔ کرکٹ کو نئی بلندیوں تک پہنچانے کے آپ کے نظریے اور عزم کے ساتھ ساتھ خواتین کی کرکٹ کی ترقی کے لیے ٹھوس اقدامات کے لیے آپ کی کوششوں کے لیے بہت بہت نیک خواہشات۔"



انگلینڈ نے اسپین کو ان کے ہوم گراؤنڈ پر 2-3 سے شکست دے کر ان کا 43 میچوں کا ناقابل شکست رہنے کا سلسلہ ختم کر دیا

(بیو این آئی)

اتوار کو نیشنز لیگ کے ایک مقابلے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، انگلینڈ نے یورو اور ورلڈ کپ چیمپئن کو ان کے اپنے ہوم گراؤنڈ پر 3-2 سے شکست دے دی۔ اس شکست کے ساتھ ہی اسپین کا 43 میچوں پر مشتمل ناقابل شکست سلسلہ ختم ہو گیا؛ یہ مارچ 2024 میں کولمبیا کے ہاتھوں 1-0 کی شکست کے بعد اسپین کی پہلی ہار ہے۔ پورے میچ کے دوران انگلینڈ نے اسپین پر جارحانہ دباؤ برقرار رکھا۔ اسپین کے کھلاڑی، انگلش ٹیم کی جانب سے مسلسل شدید دباؤ (ہائی پریسنگ) کے باعث مشکلات کا شکار نظر آئے۔ ہی یاد رہے کہ انگلینڈ کی یہ ٹیم اس سے قبل ورلڈ کپ کے سبھی فائنل تک رسائی حاصل کر چکی ہے۔ انگلینڈ کی جانب سے کپتان ہیری کین نے پینلٹی پر گول کیا، جو قومی ٹیم کے لیے ان کا 93 واں گول تھا۔ اس کے علاوہ ڈیلیفٹ رزاریو ری کونسا اور جین وائٹ نے بھی گیند کو جال میں پہنچایا۔ اسپین کی جانب سے میکل او یارزابال نے پینلٹی پر گول کیا، جبکہ نیکو ولیمز نے دوسرا گول اسکور کیا۔ بارسلونا کے اسٹار کھلاڑی لامینے یمال نے اسپین کے دونوں گولوں میں کلیدی کردار ادا کیا۔ میچ کے آخری لمحات میں اسپین نے مقابلہ برابر کرنے کی بار بار کوشش کی، لیکن انگلش گول کیپر جنہر ٹریفورڈ نے کئی شاندار بچاؤ (سیوز) کر کے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ کوارٹر فائنلز کے لیے قرعہ اندازی جمعہ کو ہوگی۔



ورلڈ کپ 2026: رونالڈو، میسی اور ایمباپے میں سے بڑا نام کون؟

(ہندوستان سماچار)

دوحہ، 9 جون (پیاین آئی) فٹ بال کی دنیا کا سب سے بڑا میلہ شروع ہونے میں اب چند ہی دن باقی ہیں لیکن اس بار شائقین اور کھیلوں کی دنیا کے سامنے ایک بڑا سوال یہ ہے کہ: کیا کرسٹیانو رونالڈو اور لیونل میسی اب بھی ورلڈ کپ کے سب سے بڑے نام ہیں، یا کیلین ایمباپے نے انہیں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ گزشتہ دو دہائیوں سے فٹ بال پر راج کرنے والے رونالڈو (41 سال) اور میسی (38 سال) اپنے کیریئر کا آخری ورلڈ کپ کھیلنے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف، 27 سالہ ایمباپے یورپ کے سب سے بڑے کلب رئیل میڈرڈ میں اپنے عروج پر زیادہ سرچ کیے جانے والے انتظیمت ہیں۔ سال 2026 میں بھی ان کی مالیتہ اوسط سرچ ایک کروڑ سے زائد ہے، جو میسی اور ایمباپے (دونوں کی تقریباً 32 لاکھ) کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہے۔ 4۔ رونالڈو دنیا کے سب سے امیر ترین کھلاڑی ہیں۔ سعودی کلب النصر اور مختلف برانڈز کے اشتہارات کی بدولت ان کی سالانہ آمدنی 280 ملین ڈالر ہے۔ میسی 120 ملین ڈالرز کے ساتھ دوسرے اور ایمباپے 95 ملین ڈالرز کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہیں۔ 5۔ سوشل میڈیا کا فورز ڈیجیٹل دنیا میں رونالڈو کا کوئی مقابلہ نہیں۔ انسٹاگرام پر ان کے 664 ملین فالوورز ہیں اور وہ دنیا کے پہلے شخص ہیں جن کے تمام پلیٹ فارمز پر ملا کر 1 ارب سے زیادہ فالوورز ہیں۔ میسی کے 506 ملین اور ایمباپے کے محض 130 ملین فالوورز ہیں۔ 6۔ حالیہ ڈومیسٹک سیزن کی کارکردگی یہاں ایمباپے کو واضح برتری حاصل ہے کیونکہ وہ دنیا کی سب سے مشکل اور معیاری لیگ (لا لیگا، اسپین) میں رئیل میڈرڈ کی طرف سے کھیلتے ہوئے 25 گولز کے ساتھ ٹاپ اسکورر رہے ہیں۔ میسی (امریکہ) اور رونالڈو (سعودی عرب) اب یورپ سے باہر کم تر درجے کی لیگز میں کھیل رہے ہیں۔ 7۔ موجودہ مارکیٹ ویلیو اور برانڈ کشش اس وقت ایمباپے سر فہرست اور برانڈز کے لیے ایمباپے سب سے پرکشش چہرہ ہیں کیونکہ وہ یورپ کے سب سے امیر کلب کا حصہ ہیں اور ان کے مجمع دنیا بھر میں سب سے زیادہ دیکھے جاتے ہیں۔ اگرچہ کاملین ایمباپے کھیل کی موجودہ فارم، فٹنس اور یورپ میں برانڈ ویلیو کے لحاظ سے دنیا کے بہترین کھلاڑی بن چکے ہیں، لیکن متبولیت، سوشل میڈیا پر گرفت، اور عالمی شہرت کے معاملے میں کرسٹیانو رونالڈو اور لیونل میسی کا جادو اب بھی سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ ورلڈ کپ 2026 کی ٹرافی جس کے ہاتھ لگے گی، متبولیت کا یہ تاج بھی اسی کے سر سجے گا۔

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,